

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَطَافُ مَصَاطِفٍ

تصويف:

حضرت المرحاج دامت نعمتكم العالية صاحب مفتی محمد امین

نشر:

تحریک تبلیغ الاسلام (بنیاد)

سینئر فلور، بی سی ناولر 54 جناح کالونی فیصل آباد
نون: 2602292



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مَنْ مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَا نَزَّلَ لَكُمْ
مِّنَ الْجِنَّةِ مِنْ هَذِهِ الْأَيْمَانِ
وَمِنْ جَنَّةِ مُهَمَّةٍ مِّنْ هَذِهِ الْأَيْمَانِ
وَمِنْ جَنَّةِ مُهَمَّةٍ مِّنْ هَذِهِ الْأَيْمَانِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



تصنيف

حضرت علامہ الحاج دامت برکاتہم العالیہ

مفتی حکیم المیں صاحب

ناشر

تحریک تبلیغ الاسلام بی، ہی ٹاور

54 جناح کالونی فصل آباد 041-2602292

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنَصْلِي وَنَسْلِمُ عَلَى حَبِيبِهِ الْكَرِيمِ سَيِّدِ
الْأَوْلَيْنَ وَالآخِرَيْنَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ اجْمَعِينَ .

اما بعد! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے کتاب
”البرہان“، لکھی گئی اور چھپ کر منظر عام پر آئی۔ احباب نے پڑھی اور
خشی کا اظہار کیا۔ اس کتاب میں چند مسائل ایسے بھی ہیں جن کے
متعلق بعض احباب کا خیال ہے کہ یہ مسائل اردو کی کسی دوسری کتاب
میں ایسی تفصیل اور بسط کے ساتھ ملنا مشکل ہیں، ان مسائل میں سید
دوعالم رحمت کائنات ﷺ کے والدین کریمین کا جنتی ہونا اور رحمت
دوعالم نور مجسم ﷺ کے نام پاک کی عظمت اور برکتوں کا بیان ہے۔
پھر بعض احباب نے مشورہ دیا کہ نام مصطفیٰ ﷺ کی برکتوں اور
کمالات کا باب جو کہ کتاب ”البرہان“ کا آٹھواں باب ہے اسے
علیحدہ شائع کر دیا جائے تاکہ سارے احباب پڑھ کر استفادہ کر سکیں۔

{ب}

ضخیم کتاب کا پڑھنا ہر کسی کے بس میں نہیں ہوتا۔ لہذا اس مشورہ کے پیش نظر یہ آٹھواں باب علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب پڑھیں اور اپنے ایمان مضبوط کریں۔

ان ارید الا اصلاح ما استطعت وما تو فيقي الا

بـا لله تـعـالـى . وـهـوـ حـسـبـنـاـ وـنـعـمـ الـوـكـيلـ وـصـلـىـ اللـهـ تـعـالـىـ

عـلـىـ حـبـيـبـهـ سـيـدـاـ لـمـرـسـلـيـنـ وـعـلـىـ الـهـ وـاصـحـاـ بـهـ اـجـمـعـيـنـ

فَقِيرٌ أَبُوسَعِيدٌ غَفْرَلَةٌ

{ج}

رحمتِ کائنات ﷺ کے نام پاک کی برکتیں اور کمالات

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل رسوله بالهدى

و دين الحق و جعله رحمة للعالمين و صلى الله تعالى

عليه و علي آلہ و اصحابہ اجمعین .

اما بعد!

سید العالمین شفیع المذنبین اکرم الاولین والآخرين ﷺ کے
نام نامی اسم گرامی کے بے شمار اور ان گنت کمالات اور رحمتیں ہیں۔

صرف برکت حاصل کرنے کے لیے چند سطریں سپر قلم کی جا رہی ہیں
ورنہ کون ہے جو کہ شاہ کو نہیں ﷺ کے نام پاک کی برکتوں اور
عظمتوں کو گن سکے۔

اقول وبالله التوفيق

رحمۃ للعالمین ﷺ کا نام مبارک محمد اور احمد ﷺ کی
 تعالیٰ نے آسمانوں سے نازل فرمایا ہے۔ چنانچہ جانِ دو عالم ﷺ کی
 والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب چھ ماہ گزر گئے تو
 خواب میں کوئی آنے والا آیا، اور اُس نے کہا : انک حملت
 بخیر العالمین فا ذا ولد ته فسمیہ محمد ।

﴿مواہب لدنیہج: اص ۱۲۳﴾

یعنی اے آمنہ تیرے شکم پاک میں وہ ہے کہ سارے جہانوں
 سے افضل و اعلیٰ ہے جب اُس کی ولادت ہو تو اُس کا نام محمد رکھیں۔
 نیز شفاء قاضی عیاض میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے،
 کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔

نیز ججۃ اللہ علی العالمین میں ہے تقول اتنی آت حین

مربی من حملہ ستہ اشهر و قال لی یا آمنہ انک
 حملت بخیر العالمین طرا فا ذا ولد ته فسمیہ محمد ।

یعنی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میرے حمل کو چھماں
 گزر گئے تو ایک آنے والا آیا اور کہا اے آمنہ تیرے شکم ﴿اطہر﴾ میں
 وہ ہستی ہے جو کہ سارے جہانوں سے افضل ہے اور جب اس کی
 ولادت ہو تو اس کا نام محمد رکھنا نیز خصائص کبریٰ میں بھی مذکور ہے
 اللهم صل وسلم وبارك على النبي الکریم و

علی آلہ واصحابہ اجمعین۔

اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ نام پاک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں
 سے نازل کیا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ نام پاک بڑی ہی عظمت والا اور
 برکت والا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ اطیب الطیین اطہر
 الطاہرین و علی الله و اصحابہ اجمعین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ کا معنی

لفظ محمد، محمد سے مشتق ہے اور حمد کا معنی ہے مدح، تعریف، سراہنا لہذا محمد کا معنی ہوا وہ ذات جس کی مدح و تعریف کی جائے۔

پیر ملا علی قاری نے فرمایا: محمد مبالغہ کا صیغہ ہے اور مبالغہ مطلق اس کا مقاضی ہے کہ اس کی بار بار اور بہت زیادہ تعریف کی جائے اور تعریف کے لاکوں وہ ہوتا ہے جس میں کوئی عیب کوئی نقش نہ ہو۔

مثال کے طور ایک ماسکر و فون ہے کوئی شخص کہے کہ یہ نہایت خوبصورت ہے، پائیدار ہے اور مضبوط ہے بنانے والی کمپنی بھی بڑی مشہور و معروف اور ذمہ دار ہے اور یہ ماسکر و فون ہر حیثیت سے بے مثال ہے تو سننے والے کو اعتبار آگیا کہ واقعی یہ ماسکر و فون تعریف کے لاکوں ہے۔ لیکن اگر کہنے والا اس ماسکر و فون کی تعریف کرتا کرتا

یوں کہہ دے یہ ہے تو ہر حیثیت سے بے مثال مگر اس کی آواز صاف نہیں آواز میں کھٹ پٹ ہے تو صرف ایک عجیب کی وجہ سے وہ مائیکروفون تعریف کے لاکن نہ رہا۔ علی ہذا القیاس جس ذات والا صفات کا نام مبارک اللہ تعالیٰ، محمد ﷺ نازل کرے وہ ذات یقیناً ایسی ہو گی جس میں کوئی نقص، کوئی عجیب نہ ہو کیونکہ وہ محمد ہیں ﷺ اور جس چیز میں معمولی سا بھی عجیب ہو وہ محمد نہیں ہو سکتا۔

اب آگے چلیے کہ کسی چیز کا علم نہ ہونا جہالت ہے اور جہالت عجیب ہے اور جس کو کسی چیز کا اختیار نہ ہو یہ مجبوری ہے اور مجبوری عجیب ہے اور جس میں عجیب ہو وہ محمد نہیں ہو سکتا۔ اب ذرا غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ جو بالذات ہر عجیب و نقص سے پاک ہے اس نے اپنے حبیب حضور ﷺ کو محمد بننا کر بھیجا ہے اور محمد ﷺ میں عجیب ہو نہیں سکتا اور ان کا کلمہ پڑھنے والے کہیں کہ رسول کو غیب کی کیا خبراً اور یہ کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور رسول ﷺ کے چاہنے سے پچھھے کرنے ہوتا تو گویا ایسا کہنے والے شاہ کو نہیں ﷺ کو

محمد نہیں مان رہے۔

ہاں ہاں بشر میں عجیب ہو سکتے ہیں۔ محمد ﷺ میں نہیں ہو سکتے لیکن رحمتِ کائنات ﷺ بشر بعد میں بنے محمد پہلے تھے ﴿عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ﴾ بشریت کا سلسلہ تو اس وقت سے چلا جب اس دنیا آب و گل میں ظہور فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے نورِ مصطفیٰ ﷺ کو نام محمد پہلے ہی عطا فرمادیا تھا۔ اسی وجہ سے سیدی و سندی محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو لوگ حبیبِ خدا ﷺ کی ذات و الا صفات کے متعلق کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو غیب کی کیا خبر، نبی کو فلاں چیز کا علم نہیں تھا۔ فلاں چیز کا اختیار نہیں تھا وہ کلمہ یوں نہ پڑھا کریں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ بلکہ وہ یوں پڑھا کریں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِشَرِّ رَسُولِ اللَّهِ یا پھر عجیب جوئی چھوڑ دیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بے عجیب ذات میں عجیب تلاش کرنے والوں کو نظر بصیرت عطا کرے کہ وہ بھی اس ذات و الا صفات کی

شانِ محبوبی کو دیکھ لیں جس ذات کو اللہ تعالیٰ نے محمد بنًا کر
بھیجا ہے ﷺ۔

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نظر یہ کہ﴾

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبی مکر ﷺ کو بے عیب مانتے تھے
چنانچہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عرض کرتے تھے ہیں

خلقت مبرا من کل عیب

کا نل ک قد خلقت کما تشاء

یعنی یا رسول اللہ ﷺ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے
ہیں گو یا جیسے کہ آپ چاہتے تھے خالق کائنات نے آپ کو ویسا ہی
پیدا کیا ہے۔



یہاں مثال دے کر سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے شائد کہ اتر جائے
تیرے دل میں میری بات

ایک ماہر کارگر نے اچھی اچھی چیزیں بنائیں میں بعد میں اس نے اپنے فن کے اظہار کے لئے ایک نمونہ ایک کارگری کا شاہ کار بنانے کر چورا ہے پر کھدیا تاکہ لوگ آئیں اور اس شاہ کار کارگری کو دیکھیں چنانچہ اس کارگر سے محبت رکھنے والے اس کی اپنی پارٹی کے لوگ آتے گئے اور دیکھ دیکھ کر حیران و قربان ہوتے گئے، واہ واہ کیا عجیب چیز بنائی ہے اس میں یہ بھی خوبی ہے، اس میں یہ بھی کمال ہے، بس کمال ہی کمال ہے، حسن ہی حسن ہے، کسی طرف سے کوئی نقص نہیں زال بعد وہ کارگر کو جا جا کر مبارک بادیاں دیتے رہے۔ زال بعد کچھ وہ لوگ بھی آئے جو اس کارگر کے مخالف پارٹی کے تھے انہوں نے دیکھا تو بولے بھی چیز تو اچھی بنائی ہے مگر یہاں سے ٹھیک نہیں بنی، دیکھو یہاں یوں نہیں یہاں یوں نہیں وغیرہ وغیرہ۔ حقیقت میں وہ اس چیز میں عیب نہیں لگا رہے بلکہ کارگر کی کارگری میں عیب لگا رہے ہیں اور جو کارگر کی پارٹی والے ہیں وہ دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں، اس چیز کی تعریف کر رہے ہیں تو وہ حقیقت میں اس چیز

کی تعریف نہیں کر رہے بلکہ وہ کارگیر کی تعریفیں کر رہے ہیں کیونکہ اس چیز میں اپنا تو کمال نہیں بلکہ اس میں کمال آیا تو کارگیر کی کارگیری کی وجہ سے آیا بلکہ وہ کمال سارے کا سارا ہے ہی اس کارگیر کا۔

یوں ہی اللہ تعالیٰ نے رنگارنگ کی مخلوق بنائی، ولی بنائے، ابدال بنائے، اوتا دبنائے، قطب بنائے، امام بنائے، غوث بنائے، صحابی بنائے، نبی بنائے، رسول بنائے، اولوا العزم بنائے اور بعد میں ایک شاہ کارِ قدرت بنا کر بھیجا جس میں ہر حیثیت سے خوبیاں ہی خوبیاں ہیں اس میں کوئی کسی قسم کا سقتم یا عجیب نہیں رہنے دیا، کیونکہ یہ شاہ کارِ قدرت ہے۔ قدرت کا نمونہ ہے اب اس بنانے والے کی پارٹی کے لوگ او لئک حزب اللہ آئے صدیق اکبر آئے، فاروق اعظم آئے، ذوالنورین آئے، حیدر کرا رضی اللہ عنہم آئے انہوں نے دیکھا تو سبحان اللہ، سبحان اللہ ان کی زبانوں پر جاری ہو گیا واہ واہ اس شاہ کارِ قدرت میں کیسے کیسے کمالات اور کیسی کیسی خوبیاں ہیں یوں ہی آتے گئے، غوث اعظم آئے، امام اعظم آئے

ہر کار داتا گنج بخش آئے، خواجہ غریب نواز آئے، خواجہ فرید الدین گنج
 شکر آئے، غوث بہاؤ الحق ملتانی آئے، سیدی شاہ نقشبند آئے، امام
 ربانی مجدد الف ثانی آئے، شیر ربانی آئے، سرکار گولڑوی آئے،
 خواجہ مہاروی آئے، خواجہ سیالوی آئے ﴿رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى﴾ اور اس
 شاہ ہر کار قدرت کو دیکھ کر قربان ہی ہوتے چلے گئے پھر ان لوگوں
 نے بھی دیکھا جو کسی دوسری پارٹی کے تھے دیکھ کر بولے ہیں تو اللہ

کے نبی مگر ان کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں، ہیں تو اللہ کے رسول
 مگر یہ کسی چیز کے مختار نہیں، ان کے چاہنے سے پچھوڑنے سے ہو سکتا یہ تو
 آخر ہم جیسے بشر ہی تو ہیں دیکھو یہ کھاتے پہنچنے بھی ہیں بلکہ ان میں تو
 سارے عوارضات بشریہ بھی ہیں وغیرہ وغیرہ تو دراصل یہ لوگ اس
 شاہ ہر کار قدرت میں عیب نہیں لگا رہے بلکہ یہ بنانے والے کی

قدرت کے ہی منکر ہیں فا نہم لا یکذبونک ولکن

﴿الظَّالِمِينَ بَا يَا تَ اللَّهُ يَعْلَمُ حَدْوَنَ مُجِيد﴾

محبوب یہ تجھے نہیں جھٹکا رہے بلکہ یہ ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کی

قدرتوں کے ہی منکر ہیں۔

و صلی اللہ علی النبی الکریم و علی آلہ

و اصحابہ اجمعین

میرے مسلمان بھائیو ذرا سوچو تو سہی جس کو اللہ رب العالمین
 ہر شخص اور ہر عیب سے ہر خامی سے پاک بنائے جس کے سر پر اللہ تعالیٰ
 شفاعت کا تاج سجائے جس کو رحمۃ للعالمین کی خلعت سے
 نوازے جس کو مقامِ محمود کی نوید سنائے جس کو حوضِ کوثر کا مالک بنائے کر
 شادیا نے سنائے جس کو نبیوں رسولوں نے اور ملائکہ کرام سے
 اوپنچے سے اوپنچا کر کے سب کا سردار بنائے جن کی شفاعت سے
 روزِ قیامت ہزاروں نہیں لاکھوں، لاکھوں نہیں کروڑوں، اربوں،
 کھربوں کو مصیبتوں سے چھٹکارا ملے ایسے شاہ کار قدرت میں عیب
 جوئی کرنا کہاں کی عقلمندی ہے یہ تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے
 عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
 یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

الحاصل جو لوگ اس شاہرِ قادرت کو اور ان کے کمالات کو دیکھ دیکھ
کر خوشیاں مناتے ہیں اُن کو قیامت کے دن جنت الفردوس میں وہ

انعامات ملیں گے کہ مالا عین رأت و ولا اذن سمعت ولا

خطر على قلب بشر اور جن لوگوں نے اس شاہرِ قادرت اس

بے عیب ذات میں جس کو خالق کائنات نے بنایا ہی محمد ہے ﴿صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾

اس میں عیب جوئی کریں انت شفت باتیں بنائیں اُن کو پکڑ کر ایسی جگہ

پھینکا جائے گا ان المناافقین فی الدرک الاسفل من النار ☆

﴿دعا﴾

یا اللہ تو نے جس حبیب مکرم کو محمد ﴿صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾ بنایا کر بھیجا ہے ہم سب کو اُن
کی بارگاہ میں با ادب اور نیاز مندر ہنسے کی توفیق عطا فرم اور ہمیں

شیطان کی پارٹی او لئک حزب الشیطان سے محفوظ و
مامون رکھ۔

وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ

☆ بعض اہل علم کا ارشاد ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کا کلمہ نہ پڑھے وہ کافر ہے اور جو رسول اللہ ﷺ کی شان اور
عظمت کو نہ مانے وہ منافق ہے۔

﴿سوال﴾

اگر نبی اکرم ﷺ بے عیب ہیں تو آپ نے کھایا پیا کیوں کیونکہ
کھانا پینا محتاجی ہے اور محتاجی عیب ہے لہذا اگر اللہ کے نبی بے عیب
ہیں تو کیوں کھاتے پینتے تھے

﴿جواب﴾

ہم عام انسان کھانے پینے کے محتاج ہیں اور یہ واقعی عیب ہے، مگر
حبيب خدا ﷺ کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے احادیث مبارکہ
میں آتا ہے کہ سید دو عالم ﷺ نے کئی دن تک نہ کچھ کھایا نہ پیا
 بلکہ وصال ☆ کے روزے رکھتے رہے اور رحمت والے نبی ﷺ کو
کچھ بھی نہ ہوا، نہ کمزوری نہ نقاہت وغیرہ کیوں کہ وہ کھانے پینے
کے محتاج نہیں تھے، اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو
انہوں نے بھی وصال کے روزے رکھنا شروع کر دیے چند دنوں
کے بعد صحابہ کرام کمزور ہو گئے سرکار ابد قرار ﷺ نے پوچھا اے
☆ وصال کے روزے وہ ہوتے ہیں کہ روزہ رکھا مگر اظماری کے وقت روزہ اظمار نہ کیا رات بھرنہ کچھ کھایا جائے نہ پیا
 جائے درے دن پھر روزہ یوں ہی کئی کئی دن تک روزہ -

میرے صحابہ تم کیوں مکروہ ہو گئے ہو یہ سن کر عرض کی حضور چونکہ آپ
نے وصال کے روزے رکھے ہیں ہم نے بھی وصال کے روزے
رکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ سن کر جانِ جہاں رحمتِ دو عالم ﷺ
نے فرمایا ایسکم مثلى یعنی تم میں سے میری مثل کون ہو سکتا ہے؟
کسی روایت میں فرمایا لست کا حد کم میں تم میں سے کسی
جیسا نہیں ہوں، اسی قسم کے ملتے جلتے پانچ الفاظ مبارکہ ہیں۔

الحاصل اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوا کہ سید العلّامین ﷺ
کھانے پینے کے محتاج نہیں ہیں بلکہ کھانا پینا ان کا محتاج ہے ہاں
دوسرے لوگ محتاج ہیں۔

﴿روح البیان - ص ۱۵۲، روح البیان - ص ۸۳ جلد ۶﴾

﴿سوال﴾

اگر اللہ کے نبی ﷺ کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے تو کھایا پیا
کیوں تھا؟

﴿جواب﴾

بیشک ہمارے آقا ﷺ کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے کیونکہ
محتاجی عیب ہے اور ہمارے آقا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ بنا
کر بھیجا ہے اور محمد وہ ہوتا ہے جس میں کوئی عیب نہ ہو (علیہ الصلوٰۃ
والسلام)۔

ہاں امت کے والی ﷺ نے کھایا پیا مگر محتاجی کی وجہ سے
نہیں بلکہ امت کو کھانے پینے کا طریقہ بتانے کے لئے کھایا۔ اگر نہ
کھاتے پیتے تو ہمیں کیسے پتہ چلتا کہ کھانے پینے میں یہ یہ باتیں
سنن ہیں، یہ واجب ہیں، یہ مکروہ ہیں، یہ حرام ہیں۔ میرے عزیز
غور کر بس یار میں گاڑی پر یا جہاز پر سوار یا اس سوار ہوتی ہیں اور
ڈرائیور، پائلٹ وغیرہ بھی سوار ہوتے ہیں لیکن فرق ہے، سوار یا اس
مقام مقصود پر پہنچنے کے لئے سوار ہیں لیکن ڈرائیور یا پائلٹ مقام
مقصود پر پہنچانے کے لئے سوار ہیں دونوں میں فرق ہے اور اگر تو
فرق نہ جانے تو تو احمد ہے تو بے دین ہے۔

گر فرق مراتب نہ کنی زندگی

اللہ تعالیٰ مقامِ مصطفیٰ ﷺ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے عزیز تونے سنا ہوا ہے کہ جب رحمتہ للعالمین ﷺ کی ولادت با سعادت ہوئی تو جانِ دو عالم ﷺ ناف بر پیدا ہوئے تھے اور جب ولادت کے بعد عورتوں نے سرکار کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو آواز آئی غسل دینے کی ضرورت نہیں، اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ بچہ جب ماں کے پیٹ میں چند ماہ کا ہوتا ہے اور اس میں قدرت کی طرف سے جان ڈالی جاتی ہے تو اس کے بعد بچہ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے اور ناف کے ذریعے بچے کو ماں کا خون پلا یا جاتا ہے تا کہ بچہ زندہ رہ سکے الہذا وہ بچہ خون کا محتاج ہوا اور محتاجی عیب ہے اسی لیے امت کے والی ﷺ کی ولادت با سعادت ہوئی تو سرکار ﷺ ناف بر پیدا ہوئے تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ نبی اکرم ﷺ بھی ماں کا خون پینے رہے، الہذا اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب ﷺ کو ناف بر پیدا فرمایا کرتے کردا یا کہ یہ واقعی

محمد ﷺ ہیں، اور غسل دینے سے اس لیے منع کیا گیا کہ غسل اس پچے کو دیا جاتا ہے جس کے جسم پر غلاظت ہو اور غلاظت عیب ہے اور یوں ہی آپ رحمتہ للعائین ﷺ کے جسم اطہر کے اعجاز و کمالات البرہان میں پڑھ پکے ہیں کہ سرکار ﷺ کا خون مبارک، آپ ﷺ کے فضلات مبارکہ پاک ہیں اور ہمہ وقت جانِ دو عالم ﷺ کے جسم اطہر سے خوشبو مہکتی رہتی تھی، اس کی وجہ بھی یہی کہی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب ﷺ کو محمد ﷺ بنا کر بھیجا ہے نیز یہ بھی اکابر نے فرمایا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم انور پر نہ کمکھی نہیں پیٹھتی تھی اور جو نہیں نہیں پڑتی تھیں، یہ بھی اس لیے کہ حضور محمد ﷺ ہیں اور محمد ﷺ وہ ہو سکتا ہے جس میں عیب نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک نام اور اس نام والے نبیوں کے نبی، رسولوں کے امام ﷺ کا ادب اور تعظیم کرنے کی توفیق عطا کرے، اور اگر مگر کے چکر سے بچائے۔ واللہ تعالیٰ الہا دی

ونعم الوکیل.

زاں بعد چند احادیث مبارکہ تحریر کی جاتی ہیں پڑھیں اور
اس نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ کی عظمتوں اور برکتوں کا اندازہ
کریں کہ یہ نام مبارک اللہ تعالیٰ کے دربار میں کتنا معزز، کتنا محترم،
کتنا عظیم اور کتنا مکرم ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

﴿۱﴾

جو شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ باپ بیٹا دونوں جنتی

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ

نے: من ولدله، مو لود فسماء محمدًا حبالي و تبر کا

باسمی کان هو و مو لوده في الجنة . ﴿احکام شریعت﴾

ص ۳۸، زرقانی علی المواہب - ص ۳۰ جلد ۵، سیرت حلبيہ - ص ۹۷ جلد ۱﴾

یعنی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے میری محبت کی وجہ

سے اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے بچے کا نام محمد رکھا تو وہ دونوں باب پ بیٹا جنت جائیں گے۔

صلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آله و

اصحابہ اجمعین

اس مذکورہ بالا حدیث پاک کے متعلق امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا واسنا دہ حسن۔ ﴿اللآلی المصنوعہ ص ۱۰۶ جلد اکھر﴾ یعنی اس کی سند بھی حسن ہے۔ ﴿بہت اچھی ہے﴾ اور علامہ حلیبی نے فرمایا:

اصحها واقربها للصحۃ ﴿سیرت حلیبیہ ص ۹۷ جلد اکھر﴾

اللهم صل وسلام وبارك علی النبی الطاہر

المطہر و علی آله و اصحابہ اجمعین

جس کا نام محمد یا احمد ہو وہ جنت داخل کر دیا جائے گا

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 قیامت کے دن دو بندے دربار الہی میں کھڑے کیے جائیں گے
 ان میں سے ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام احمد ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی
 طرف سے حکم ہو گا کہ ان دونوں کو جنت لے جاؤ وہ دونوں عرض
 کریں گے یا اللہ ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے حقدار ہوئے ہیں،
 حالانکہ ہم نے تو کوئی عمل جنتیوں والا نہیں کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ

فرمائے گا: ادخلوا الجنۃ فانی آلیت علی نفسي الاید خل

النار من اسمه 'احمد و محمد' .

(احکام شریعت - ص ۳۸، زرقانی علی المواہب - ص ۱۰۰ جلد ۵)

یعنی تم دونوں جنت جاؤ کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم کھاتی
 ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہو گا وہ دوزخ نہیں جائے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سید العالمین و علیٰ آلہ
و اصحابہ اجمعین

{بسم اللہ الرحمن الرحیم}

(جس مومن کا نام محمد ہواں پر دوزخ حرام ہے)

سیدنا نبیط صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کافر مان ہے و عزتی و جلالی لا عذبت

احدا تسمی با سمک فی النار۔ (زرقانی علی المواہب۔ ص ۲۰۲)

جلد ۵، بیرت حلیبہ۔ ص ۳۹۔ جلد ۱، احکام شریعت۔ ص ۳۹

یعنی اے محبوب مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں کسی ایسے
بندے کو دوزخ کا عذاب نہ دوں گا جس نے اپنا نام تیرے نام پر
رکھا ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

{۲۳}

(جو اپنے بیٹے کا نام محمد نہ رکھے وہ جاہل ہے)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی رحمت ﷺ نے

فرمایا من ولد له، ثلاثة او لا د فلم يسم احدا منهم
﴿سیرت حلبيه- ص ۹﴾ حکام

محمد افقہ جھل .

شریعت - ص ۳۹

یعنی جس کے تین لڑکے پیدا ہوئے اور اس نے کسی کا نام محمد
نہ رکھا وہ جاہل ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مضمون کی
ایک مرسل حدیث نظر بن شنفی سے نقل کر کے اس حدیث کو مقبول
قرار دیا ہے۔

{45}

اگر بچے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی تعظیم کرو
اور اس کی قباحت و برائی نہ کرو

مولیٰ علیٰ شیر خدار ضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا

ارشادِ گرامی ہے اذا سمیتم الولدمحمد افا کر موہ

و اوس عواله، فی المجلس ولا تقبحو الہ۔

﴿زرقانی علی المواہب۔ ص ۳۰۲ جلد ۵، احکام شریعت۔ ص ۳۰۴﴾

یعنی جب تم پے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی عزت کرو اور اس کے لیے جگہ فراخ کرو اور اس کی قباحت و برائی مت کرو۔

اللهم صل و سلم و بارک علی النبی المختار سید
الابرار و علی آله و اصحابہ اولی الایدی والابصار

جس گھر میں محمد نام کا کوئی ہواں گھر کا پھرہ فرشتے دیتے ہیں

علامہ حلی سیرت حلیبیہ میں فرماتے ہیں

و فی الشفاء ان لله ملائکة سیا حین فی

الارض عباد تھم کل دارفیہا اسم محمد

حر استه۔ ﴿سیرت حلیبیہ۔ ص ۷۹﴾

یعنی کچھ اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جو زمین پر چکر لگاتے

رہتے ہیں ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو
اس کا پہرہ دینا۔

﴿۷﴾

(جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہوا س گھر میں برکت ہوتی ہے)

سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ما كان في اهليت اسم محمد الا كثرت

بركته، ﴿زرقاني على المواهب - ص ۳۰۲ جلد ۵، احكام شريعت - ص ۳۰﴾

یعنی جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہوا س گھر میں برکت زیادہ

ہوتی ہے

اللهم صل وسلم و بارك على حبيبك الذي

بعثته رحمة للعلميين وعلى آله واصحابه اجمعين .

﴿تنبیہ﴾

اس مقام پر علماء کرام اور محدثین عظام نے فرمایا یہ ساری

بہاریں اس شخص کے لیے ہیں جو کہ سنی صحیح العقیدہ ہو ضروریاتِ دین میں سے کسی دینی ضرورت کا منکر نہ ہو ورنہ بے ادب گستاخ ضروریاتِ دین کے منکر کے لیے کسی قسم کی رعایت نہ ہو گی

﴿احکام شریعت - ص ۳۸﴾

کیونکہ جو شخص اس مقدس و مطہر نام کی عظمت کا قائل ہی نہیں اور کہے کہ عمل کے بغیر کوئی جنت جا ہی نہیں سکتا اس کے لیے رعایت کا سوال ہی نہیں کہ وہ اپنے عملوں کے بل بوتے پر جنت حاصل کرے اور ساتھ یہ بھی ذہن میں رکھیں من نو قش لہ فی الحساب يهلك جس کو حساب میں پوچھ پکھ ہوئی وہ نج نہیں سکتا۔ پھر تارے نظر آ جائیں گے کہ میری نمازیں عبادتیں کہاں گئیں ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم رحمة للعلمین
وعلی الہ واصحابہ اجمعین ۔

نامِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ کی تعظیم کرنے سے جنت عطا ہوگئی
اور سوالہ گناہ معاف ہو گئے

سید نا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃُ وَالسلامُ کا زمانہ تھا ان کی قوم بنی اسرائیل میں ایک شخص نہایت ہی گنہگار اور کردار کا گند اتحا، اس نے سوال اور ایک قول کے مطابق دو سال نافرمانیوں میں گزار دیے جب وہ مر گیا تو بنی اسرائیل نے اس کا غسل و کفن گوارانہ کیا بلکہ اسے ٹانگ سے پکڑ کر گندگی کے ڈھیر (اروڑی) پر پھینک آئے ادھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کلیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارا ایک دوست فوت ہو گیا ہے اور اسے لوگوں نے گندگی پر پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ اس کو اٹھائیں اور عزت و احترام کے ساتھ اس کی تجهیز و تکفین کریں پھر آپ اس کا جنازہ پڑھائیں، یہ حکم سن کر کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃُ وَالسلامُ قوم کو لیکر وہاں پہنچے، اسے دیکھا

تو پہچان لیا کہ یہ تو وہی پاپی ہے لیکن مامور تھے اسے اعزاز کے ساتھ اٹھا کر تجدیہ و تکفیر کر کے جنازہ پڑھایا اور فن کر دیا۔ بعد میں موسیٰ علیہ السلام نے دربار الہی میں عرض کیا اللہ یہ شخص اتنا بڑا مجرم و گنہگار ایسے اعزاز کا حقدار کیسے ہو گیا تورب کریم نے فرمایا: اے میرے پیارے کلیم! تھا تو یہ بڑا گنہگار اور سخت سزا کا حقدار مگر ہوا یوں کہ ایک دن اس نے توریت کھولی اور اس میں میرے حبیب کے نام مبارک محمد ﷺ پر اس کی نظر پڑی اور اس کے دل میں میرے حبیب ﷺ کی محبت نے جوش مارا اس نے اس نام مبارک کو بوسہ دیا آنکھوں پر رکھ کر درود و پاک پڑھا لہذا اس تعظیم کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں اور اس کو اپنے مقبول بندوں میں داخل کر دیا ہے۔

﴿مقاصد السالکین﴾ ص ۵۰، جلد ۲، القول المدقع - ص ۱۸۸

حلیۃ الاولیاء - ص ۳۲ سیرت حلیۃ - ص ۸۰ جلد ا

﴿تنبیہ﴾

فقیر ابوسعید غفرلہ نے جب یہ واقعہ پہلی بار پڑھا تو دل میں
وسو سہ آیا کہ یہ واقعہ تو صرف عقیدت کی بنابر کسی نے لکھ دیا ہو گا لیکن
بعد میں تحقیق کی تو پتا چلا کہ اس واقعہ مبارکہ کو بڑے بڑے جلیل
القدر محدثین اور اولیاء کامیین نے ثابت کیا ہے جن کے قول مبارک
کو جھٹلا یا نہیں جاسکتا مثلاً عارف باللہ خواجہ ضیاء اللہ علیہ الرحمۃ نے
مقاصد السالکین میں اور حافظ الحدیث علامہ شمس الدین سخاوی
رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع میں اور حب الرسول علامہ نبہانی
رحمۃ اللہ علیہ نے اور علامہ ابویعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیۃ الاولیاء میں
حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص
کبریٰ میں۔ لہذا ثابت ہوا کہ یہ واقعہ برق حق ہے، ایمان دار اور محبت
والے کے لیے شک کی گنجائش نہیں ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے جواب پر
حبيب علیہ السلام کو عظمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان عظمتوں کے مقابلہ میں
ایک گنہگار کیا ہزاروں کی بخشش ہو سکتی ہے۔ لہذا نہ عقلائشک و شبہ کی

گنجائش ہے نہ نقلًا۔ اللہ تعالیٰ مان لینے کی توفیق عطا کرے۔ آمين

اللّهُم صل و سلم و بارک علی حبیبک الذی

بعثته رحمة للعلمین و علی آله واصحابہ اجمعین۔

خارجی نظریات والے جو کہ عمل کو، ہی اہمیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں
عمل ہی عمل سب کچھ ہے جس کے عمل خراب ہوئے وہ دوزخ دھکیل
دیا جائے گا، (☆) وہ لوگ ایسے واقعات کو تسلیم نہیں کرتے اور
کہتے ہیں لو دیکھو جی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سو سال گناہ کرتا
رہے اور ایک چھوٹی سی بات پر وہ جنت پہنچ جائے یہ نہیں مانا جاسکتا۔
ایسے لوگوں کی نظر صرف اللہ تعالیٰ کے عدل پر ہے فضل پر نہیں ہے
اس نظریہ کی وجہ سے یہ لوگ احادیث مبارکہ کے بھی منکر ہو رہے
ہیں۔ مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ پڑھیں جو کہ صحیح بخاری اور دیگر
حدیث پاک کی معتبر کتابوں میں درج ہیں۔

(☆) اس بات کی تفصیل در کارہ تو فقیر کی کتاب "نیت" کا مطالعہ کریں

حدیث نمبر ۱

سیدنا ابوسعید خدری صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا پہلی امتوں میں ایک شخص ایسا مجرم و گنہگار تھا کہ اس نے ۹۹ ناحق قتل کیے پھر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ مجھے کسی ایسے عالم کا پتہ بتاؤ جو کہ روئے زمین میں سب سے بڑا عالم ہو لوگوں نے ایک ایسے عالم کا پتہ بتا دیا وہ مجرم اس عالم را ہب کے پاس آیا اور مسئلہ پوچھا کہ میں نے ناحق ۹۹ قتل کیے ہیں تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے ۔ (وہ عالم بھی اس نظریہ کا تھا کہ بس عمل ہی اس عالم نے سن کر کہا ہرگز نہیں تیری توبہ قبول نہیں ہو سکتی یہ سن کر اس مجرم نے اس کو بھی قتل کر دیا پورا سو ۱۰۰ اکر دیا ۔ (میری بخشش نہیں ہو سکتی تو تو بھی سوکھا نہ جا) کچھ عرصہ کے بعد پھر اس نے لوگوں سے پوچھا مجھے ایسے عالم دین کا پتہ بتاؤ جو روئے زمین میں سب سے بڑا عالم ہو، لوگوں نے ایک عالم

دین کا پتہ بتا دیا وہ مجرم پاپی اس عالمِ دین کے ہاں حاضر ہوا اور مسئلہ پوچھا کہ جناب میں نے اپنے ہاتھ سے سو ۱۰۰ ناخن قتل کیے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس عالمِ دین نے فرمایا ہاں توبہ قبول ہو سکتی ہے کون ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سامنے آڑے آسکے تو توبہ کر اور فلاں بستی میں کچھ اللہ والے ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں تو بھی وہاں ان کے پاس جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جا اور اپنی اس بستی کی طرف واپس مت آنا۔ وہ اس اللہ والوں کی بستی کی طرف چل پڑا اور جب وہ دونوں بستیوں کے درمیان میں پہنچا تو اس کو موت آگئی، اب اس کے بارے میں رحمت والے اور عذاب والے فرشتوں کے درمیان جھگڑا کھڑا ہو گیا، رحمت والے فرشتوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف جا رہا تھا اس لیے ہم اس کو جنت لے جائیں گے۔ عذاب والے فرشتوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ اتنا بڑا مجرم جس نے ایک بھی نیکی نہیں کی یہ

کیسے جنتِ جا سکتا ہے۔ لہذا ہم اس کو دوزخ لے جائیں گے۔ اس جھگڑے کو مٹانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا تو ان دونوں ٹیموں نے اس کو اپنا فیصلہ تسلیم کر لیا کہ جو فیصلہ کرے گا، ہم دونوں جماعتوں کو منظور ہو گا۔ تو اس نے فیصلہ یہ سنایا کہ دونوں بستیوں کے درمیانی فاصلہ کی پیمائش کر لو جدھر قریب نکلے وہ لے جائیں لہذا جب پیمائش کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آگئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس ٹکڑے کو جس طرف سے چل کر آ رہا تھا اس کو حکم دیا تو ذرا بڑا ہو جا اور جس بستی کی طرف جا رہا تھا اس ٹکڑے کو حکم دیا تو ذرا چھوٹا ہو جا اور جب پیمائش کی گئی تو وہ ٹکڑا جس طرف جا رہا تھا وہ ایک بالشت چھوٹا نکلا، اور اللہ تعالیٰ نے صرف اس نسبت کی وجہ سے کہ وہ اللہ والوں کی بستی کے قریب نکلا اس کو بخش دیا اور اس کو رحمت والے فرشتے لے گئے۔

﴿ صحیح بخاری - ص ۳۹۲ جلد ۱، صحیح مسلم - ص ۳۵۹ جلد ۲، مشکوٰۃ شریف - ص ۲۰۳، ریاض الصالحین - ص ۱۲، ابن ماجہ - ص ۱۹۲، مندرجات احمد - ص ۲۰ جلد ۳ ﴾

سوال یہ ہے کہ کیا خارجی نظریات والے اس حدیث پاک کا بھی انکار کریں گے، اور کیا ایک اتنا بڑا مجرم جس نے پورا سو ۱۰۰^۱ نا حق قتل کیا وہ صرف اللہ والوں کی طرف جانے کی وجہ سے جنت کا حقدار ہو گیا حالانکہ اس نے ابھی ان اللہ والوں کو دیکھا نہیں ان کے پاس پہنچا نہیں صرف نسبت کی وجہ سے بخششا جا سکتا ہے تو کیا ایک مجرم حبیبِ خدا ﷺ کے نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے نہیں بخششا جا سکتا؟

ہاں ہاں ان لوگوں کے دلوں سے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا بغرض نکلے تو ان کو سمجھ آئے ورنہ کیسے مان سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پیارے اور مقدس نام کی عظمتوں کو مان لینے کی توفیق عطا کرتے۔ و ما ذلک علی الله بعزیز صلی الله علی النبی الکریم وعلی آله واصحابہ اجمعین۔

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی خدا نے اس پہنچا جہنم حرام کی

حدیث نمبر ۲

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 ایک فاحشہ عورت ﴿ طائفہ ﴾ کہیں جا رہی تھی۔ راستہ میں اس نے
 ایک کنوں دیکھا اور دیکھا کہ کنوں کے کنارے ایک کتا جان بلب
 ہو رہا ہے ﴿ اس نے اندازہ کیا یہ کتا پیاسا تھا یہ کنوں پر آیا ہے کہ
 پانی پیئے مگر نکال نہیں سکتا اور یہاں گر گیا ہے ﴾ اس نے اپنا موزہ
 کنوں میں لٹکایا اور پانی نکال کر اس کتنے کے منہ میں ڈالا تو اللہ
 تعالیٰ نے اس بد کار عورت کو صرف اتنی بات پر بخش دیا۔ ﴿ وہ جنتی
 ہو گئی ﴾

﴿ مسندا مام احمد - ص ۱۵۰ جلد ۲، صحیح بخاری - ص ۳۶ جلد ۱،

مشکوٰۃ شریف - ص ۱۶۸ ﴾

یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل اور خارجی لوگ کہتے ہیں ہاں اس
 عورت نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر حرم کیا تو اس وجہ سے بخشی گئی میں

پوچھتا ہوں کیا تمہارے نزدیک کتنے جیسے ایک خیس جانور کی اتنی
اہمیت ہے کہ اس پر حرم کھانے سے ایک بدکار عورت کے زندگی بھر
کے گناہ، بدکاریاں ساری معاف ہو جائیں تو کیا نبیوں کے نبی،
رسولوں کے امام ﷺ کی دربارا ہی میں کوئی وقعت نہیں کہ ان کے
نام پاک کی تعظیم کرنے سے ایک گنہگار مجرم بخشاجائے مگر بات یہ
ہے کہ خارجیوں کی قسمت کھوٹی ہے کتنے جیسے خیس جانور کو اتنی
اہمیت دیتے ہیں مگر حبیب خدا ﷺ جو سید العلمین ہیں جن کے سر
پر اللہ تعالیٰ نے محبوبیت کا تاج رکھا ہے جن کی خاطر سب کچھ بنا اس
محبوب رب العلمین ﷺ کی ان کی نظر میں اتنی بھی وقعت نہیں
ہے ﴿الْعَيْاذُ بِاللَّهِ﴾

وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبو ن

حیف ہے ایسے علماء کی عقل و دانش پر دراصل ان کے دلوں میں اللہ
تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا بغرض بھرا ہوا ہے

حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

اللهم صل وسلم وبارك على الحبيب النبی
الکریم وعلی آله واصحابه اجمعین۔

(۹)

سید دو عالم ﷺ کے نام پاک کی تعظیم کرو اور سید ھے جنت جاؤ

جب اذ ان ہو اور موزان اشهد ان محمد رسول اللہ۔
پڑھے تو مستحب ہے کہ نام نامی اسم گرامی سننے والا درود پاک پڑھے
پڑھے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگائے، ایسا کرنے والے کو
جیب خدا ﷺ جنت میں لے جائیں گے۔
چنانچہ رد المحتار ﴿فتاویٰ شامی﴾ میں ہے

ويستحب أن يقال عند سماع الاولي من

الشهادة صلي الله عليك يا رسول الله وعند الثانية

منها قرة عيني بك يا رسول الله ثم يقول اللهم متعمنى

بِالْسَمْعِ وَالْبَصْرِ بَعْدَ وَضْعٍ ظَفْرِي إِلَّا بِهَا مِنْ عَلَى
الْعَيْنَيْنِ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُونُ قَائِدَ الْأَلَّهِ إِلَى
الْجَنَّةِ كَذَافِي كَنْزِ الْعِبَادِ دَقْهَسْتَانِي وَنَحْوَهُ فِي فَتاوِي
الصَّوْفِيَّةِ.

﴿رَدُّ الْمُخْتَارِ - ص ۳۹۸ جَلْدُ ا، طَحاوِي عَلَى الْمَرْاقِي - ص ۱۵۶﴾
يعني جب اذان میں موذن اشہد ان محمد ارسلان
الله کہے تو مستحب ہے کہ سنن والا کہے صلی اللہ علیک یا
رسول اللہ اور جب دوسرا مرتبہ یہی کلمہ سنے تو کہے قرة عینی
بک یا رسول اللہ اللهم متعمنی بالسمع والبصر اور
انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے ایسا کرنے والے کو نبی کریم ﷺ
جنت لے جائیں گے جیسے کہ یہ مسئلہ کنزا العباد میں ہے اور ایسے ہی
فتاویٰ صوفیہ میں ہے۔

نیز علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے رد المحتار میں فرمایا وَفِی

كَتَابِ الْفَرْدُوسِ مِنْ قَبْلِ ظَفْرِي أَبْهَا مِنْهُ عِنْدَ سَمَاعِ

ا شہد ان محمد ا رسول اللہ ، فی الاذان انا قائد ۵ ، و

م د خلہ فی صفو ف الجنة و تما مه ، فی حواشی
البحر للرملی .

﴿ردا المختار - ج ۳۹۸ ص ۲۹۸﴾

یعنی کتاب الفردوس میں یوں ہے کہ جس نے اذان میں
ا شہد ان محمد ا رسول اللہ - سنا اور انگوٹھوں کو بوسہ دیا تو
سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ میں ایسے شخص کا قائد ہوں
گا اور جنت کی صفوں میں داخل کروں گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نیز طحطاوی علی مراتق الفلاح میں مزید فرمایا:

و ذکر الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر

الصادق رضی اللہ عنہ فرفو عاًمن مسح العین بباطن

انملة السبا بتین بعد تقبیلهما عند قول المؤذن ا شہد

ان محمد ا رسول اللہ ، و قال ا شہد ان محمد ا عبد ه

وَرَسُولِهِ رَضِيَتْ بِاللَّهِ رَبِّا وَبَا لَا سَلَامٌ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَةٌ

﴿طَهٰ﴾ ص ۱۶۵، مقاصد حسنة ص ۳۸۲

یعنی دیلمی نے فردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی
مرفوع حدیث بیان کی کہ جو شخص انگلیوں کو بوسہ دے اور ان دونوں
کو آنکھوں پر لگائے جبکہ موذن اشہد ان محمد ارسول اللہ

پڑھے اور سننے والا ساتھ یہ بھی کہے اشہد ان محمدًا
عبدہ، وَرَسُولِهِ رَضِيَتْ بِاللَّهِ رَبِّا وَبَا لَا سَلَامٌ دِينًا

وَبِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا تو سرکاری فرمان ہے کہ ایسے شخص کے
لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

﴿نُوٹ﴾

بعض لوگ لم يصح في المرفوع سے غلط مطلب
لے کر کہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث تو صحیح ہی نہیں تو کیا ثابت ہو گا، اس

غلط مطلب کا ازالہ کرنے کے لیے علامہ طحاؤی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا و بمثله یعمل فی الفضائل یعنی فضائل اعمال میں اگر رفع صحت تک نہ بھی پہنچا ہو تو عمل کرنا جائز ہے۔

فجزاهم الله تعالیٰ احسن الجزاء.

اسی لیے حضرت ملا علی قاری نے فرمایا:

واذابت رفعه، الی الصدقیق رضی الله عنہ فیکفی

للعمل به لقوله عليه الصلوٰۃ والسلام عليکم بستی

و سنة الخلفاء الراشدین:

﴿ موضوعاتِ کبیر - ص ۱۰۸ ﴾

یعنی جب اس روایت کا رفع سیدنا صدقیق اکبر رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے یعنی سیدنا صدقیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک مرفوعاً ثابت ہے تو عمل کے لیے اتنا ہی کافی ہے کیونکہ رسول ﷺ کا فرمان عالی شان ہے اے امت تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے

﴿عجوبہ﴾

فقیر ابوسعید غفرلہ جن ایام میں بحکم سیدی محمدث اعظم پاکستان رحمت اللہ علیہ فتویٰ نویسی پر مأمور تھا ان دنوں ایک صاحب دارالافتخار
جامعہ رضویہ میں آئے اور سوال کیا کہ کیا کسی فتویٰ کی کتاب میں
اذان سن کر سرکار ﷺ کے نام مبارک پر انگوٹھے چونے کا ذکر
ہے؟ میں نے کہا ہاں ہے وہ بولے مجھے دکھاؤ میں نے پوچھا اس
پوچھنے کی ضرورت کیوں پڑی وہ بولے کہ میں فیصل آباد کی جامع
مسجد پچھری بازار کے خطیب مفتی صاحب کے ہاں گیا اور وہاں
سوال کیا کہ کسی فتویٰ کی کتاب میں اذان میں نام مبارک سن کر
انگوٹھے چونے کا ذکر ہے؟ مفتی صاحب نے کہا ہے کہ فتاویٰ کی کسی
کتاب میں اس کا ذکر ہی نہیں ہے اس لیے میں آپ سے پوچھنے آیا
ہوں فقیر نے اسی وقت (۱) فتاویٰ شامی رد المحتار اور (۲) طحطاوی
شریف نکال کر دکھاویں کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لویہ دونوں کتابیں
فتاویٰ کی ہیں، وہ صاحب دیکھ کر بہوت ہو کر رہ گئے ॥ کہ واقعی وہ

دوسرے لوگ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی عظمت کو چھپا جاتے ہیں
اور یہودیوں کا کردار ادا کرتے ہیں)

حسینا اللہ و نعم الوکيل .

(نوت)

فتاویٰ شامی ^{صلی اللہ علیہ وسلم} راجح المختار فتویٰ کی ایسی کتاب ہے کہ اس کے سوا کسی
خفی مفتی کو فتویٰ چلانا بہت مشکل ہے خواہ وہ مفتی بریلوی ہو خواہ
دیوبندی اور یہ کتاب فتاویٰ شامی عموماً ہر خفی مفتی کے پاس ہوتی ہے
لہذا مفتی ہو کر یہ کہنا کہ فتویٰ کی کسی کتاب میں سرکار ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کا اذان
میں نامِ پاک سن کر انگوٹھے چومنے کا ذکر ہی نہیں یہ سراسر کتمانِ شان
مصطفیٰ ^{صلی اللہ علیہ وسلم} ہے اور یہ اس کے مترادف ہے کہ کوئی دوپھر کے
وقت جب کہ آفتاب پوری چمک دمک کے ساتھ فلک پرتا بندہ ہو اور
کوئی کہے کہ سورج ہے ہی نہیں (یا اللہ تعالیٰ تعصّب سے بچا اور اپنے
حبیب ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کی سچی محبت عطا فرم) آمین بجاه من اتخذ ته
حبيبا في الدنيا والآخرة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی اللہ

واصحا به اجمعين

نام مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی تعظیم سے آنکھ سے کنکری نکل گئی

حضرت فقیہہ محمد بابا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی آپ بیتی بیان کی کہ آندھی چلی تو میری آنکھ میں کنکری پڑ گئی جس سے سخت تکلیف ہوئی اور وہ کسی طرح بھی نہیں نکلتی تھی اور جب اذان ہوئی اور موذن نے کہا اشہد ان محمد ارسول اللہ توبیہ سن کر میں نے بھی یہی کہا فوراً کنکری نکل گئی۔ *﴿مقاصد حسنة﴾ ص ۳۸۲*

نام محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے سامنے کنکری کا نکل جانا معمولی بات ہے

مندرجہ بالا واقعہ سن کر علامہ رداد نے فرمایا:

وَهَذَا يَسِيرٌ فِي جنبِ فضائلِ الرَّسُولِ ﷺ

یعنی فضائل مصطفیٰ ﷺ کے مقابلہ میں کنکری کا نکل جانا معمولی سی

بات ہے ﴿مقاصد حسنة - ۳۸۲﴾

﴿۱۲﴾

ازان میں نام حبیب خدا ﷺ سن کر درود پاک
پڑھنے اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے والے
کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

حضرت شمس الدین بن صالح مدفنی جو کہ مسجد نبوی شریف
کے امام و خطیب تھے اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ میں نے بعض
مصری متقد میں سے سنا، فرماتے تھے کہ جب کوئی اذان میں نام
حبیب ﷺ سنے اور شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو چوم کر آنکھوں
سے لگائے اُس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

﴿مقاصد حسنة - ص ۳۸۲﴾

بعض شیوخ عراق کا اسی سے ملتا جلتا قول مبارک

یہی حضرت شیخ ابو صالح مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں
نے فقیہ محمد المرondonی سے سنا وہ بعض مشائخ عجم سے بیان فرمائے ہے
تھے کہ جب اذان میں نامِ نامی اسمِ گرامی حبیب خدا ﷺ سنے تو
انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگائے اور کہے:

صلی اللہ علیک یا سیدی یا رسول اللہ و یا

حبیب قلبی و یا نور بصری و یا فرہ عینی۔

اس کے بعد فرمایا: کہ میں نے جب سے یہ عمل شروع کیا ہے
میری آنکھیں کبھی نہیں دھیں۔ ﴿۳۸۳﴾ مقاصد حسنة ص

مسجد نبوی شریف کے خطیب ابو صالح مدینی رحمۃ اللہ علیہ یہ
سارے واقعات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وَإِنَّ لِلَّهِ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ مِنْذِ سَمِعْتَهُ مِنْهُمَا اسْتَعْمَلْتَهُ

فَلَمْ تُرْ مَدْعِينِي وَارْجُوا إِنْ عَافَتْهُمَا تَدْوِيمًا وَإِنِّي أَسْلَمَ

مِنَ الْعُمَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿٣٨٢﴾ **﴿مقاصد حسنة- ص ٣٨٢﴾**

یعنی اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ جب سے میں نے ان دونوں بزرگوں سے مندرجہ بالا ارشادِ مبارکہ سنے ہیں میں بھی یہی عمل کرتا ہوں لہذا میری بھی آنکھیں آج تک نہیں دکھیں اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ میری آنکھیں ہمیشہ محفوظ رہیں گی اور میں انہا بھی نہیں ہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

﴿مقاصد حسنة- ص ٣٨٢﴾

﴿١٥﴾

حضرت خواجہ فقیہہ محمد بن سعید خولانی فرماتے ہیں مجھ سے عالم فاضل فقیہہ ابو الحسن علی محمد بن حبیب حسینی نے بیان کیا اور انہوں نے فقیہہ زاہد بلاالی سے انہوں نے سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص سنے کہ موذن: اشہد

ان محمد ارسول اللہ کہہ رہا ہے اور وہ سن کر پڑھے مر جبا

بمحبی و قرة عینی محمد بن عبد اللہ ﷺ اور انگوٹھوں

کو چوم کر آنکھوں سے لگائے وہ نہ کبھی اندھا ہو گا نہ اُس کی آنکھیں
دکھیں گی۔

یوں ہی خواجہ شمس الدین محمد بن ابوالنصر بخاری سے مروی
ہے کہ جو کوئی یہ عمل کرے گا وہ کبھی اندھا نہیں ہو گا۔

شرح نقایہ میں ہے:

واعلم انه، يستحب ان يقال عند سماع الاولى

من الشهادة صلی الله علیک یا رسول الله وعند

الثانية منها قرة عینی بک یا رسول الله ثم يقال

اللهم متعمني بالسمع والبصر بعد وضع ظفرى الا بها مين

عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَإِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ لَهُ قَائِدًا

﴿منیر العین - ص ۱۲﴾

الی الجنة .

یعنی جاننا چاہیے کہ جب موذن اذان میں پہلی بار اشہد

ان محمد اَرسُول اللَّهِ پڑھے تو مستحب ہے کہ سننے والا

انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے اور کہے صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اور جب موذن دوسری بار کہے اشہد ان

محمد اَرسُول اللَّهِ تو سننے والا انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے

اور کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللَّهِ اللَّهُمَّ مَتَعْنَى

بِالْسَمْعِ وَالْبَصَرِ - ایسا کرنے والے کو حبیب خدا عَلَیْهِ السَّلَامُ جنت

﴿منیر العین - ص ۱۲﴾

لے جائیں گے

و صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ وَاصْحَابِهِ اجمعين

کیوں میرے مسلمان بھائی میرے آقا تا جدارِ مدینہ ﷺ کے

امتی تجھے بھی جنت چاہیے یا نہیں ۔

اسی طرح فتاویٰ صوفیہ میں ہے ۔

اذان میں نام پاک سن کر انگوٹھوں کو چوم کر
آنکھوں پر رکھنا جائز و مستحب ہے

شیخ المشائخ علامہ جمال الدین مکی نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا

سئلہ عن تقبیل الابها میں و وضعہما علی العینین عند

ذکر اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاذان هل هو جائز ام لا اجابت

بما نصہ، تقبیل الابها میں و وضعہما علی العینین عند

ذکر اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاذان جائز بل

هو مستحب صرح به مشائخنا.

﴿منیر العین - ص ۱۲﴾

یعنی حضرت شیخ جمال الدین فرماتے ہیں مجھ سے سوال ہوا کہ اذان

میں حبیب خدا علیہ السلام کا نام مبارک سن کر انگوٹھوں کو بوسہ دے کر

آنکھوں پر لگانا جائز ہے یا نہیں تو میں نے ان الفاظ سے جواب دیا

اذان میں نام نامی اسم گرامی رسول اللہ ﷺ کا سن کر انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانا جائز ہے بلکہ مستحب ہے جیسے کہ ہمارے بزرگوں نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کی تصریح کی ہے۔

اللهم صل و سلم و بارک علی حبیک

الکریم و علی آلہ واصحا به اجمعین ۔

صاحب روح البیان کے زدیک بھی اذان میں نام مبارک سن کر انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگانا مستحب ہے۔

و يستحب أن يقول عند سماع الأولى من

الشهادة صلى الله عليك يا رسول الله و عند سماع

الثانية قرءة عيني بك يا رسول الله ثم يقول اللهم

معنني بالسمع والبصر بعد وضع ظفري

الابها مین علی العینین كما فی شرح القهستاني و

فی تحفة الصلوۃ للكاشفی صاحب التفسیر نقلاً

عن الفقها ء الكبار۔ ﴿تفسير روح البيان - ص ٢٦٠ جلد ٢٢﴾

یعنی اذان میں جب پہلی بار سنے: اشہد ان محمدًا

رسول الله تو مستحب ہے کہ سننے والا کہے: صلی اللہ علیک

یا رسول اللہ - اور جب دوسری بار سنے تو کہے: قرۃ عینی

بک یا رسول اللہ۔ آپ کی برکت سے میری آنکھوں کی

ٹھنڈک ہے ﴿جبکہ دونوں بار انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے۔ یوں

شرح قہستانی میں ہے اور انھوں نے بڑے بڑے فقہاء کرام سے

نقل کیا ہے۔ صلی اللہ علی النبی الکریم و علی

اله واصحابہ اجمعین۔

اذان میں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا یہ سیدنا

صدقیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے

دیلمی نے فردوس میں صدقیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی

حدیث پاک ذکر کی ہے کہ انہوں نے جب مَوْذُنَ کو اشہد ان

محمد اَرسُولُ اللَّهِ پڑھتے سن تو ﷺ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ﴿۱﴾ نے اسی طرح کیا اور انگلیوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگایا یہ دیکھ کر

رحمت والے نبی ﷺ نے فرمایا: منْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيلِي

فقد حللت عليه شفاعة تى ولا يصح.

﴿مقاصد حسنة - ص ۳۸۲﴾

بعنی جو کام میرے خلیل ابو بکر نے کیا ہے جو مسلمان ایسا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی اور اس کی سند درجہ صحبت تک نہیں پہنچی۔

﴿تنبیہ﴾

فضائل اعمال میں اگرچہ سند درجہ صحبت تک نہ بھی پہنچ تو حرج نہیں۔

﴿وَيَكِيدُونَ كِتَابَ حَكْمِ الْفُضَالَف﴾

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

ولیوں کے ولی سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی
قدس سرہ بھی اذان میں نام مبارک سن کر انگوٹھے
چوم کر آنکھوں پر لگاتے تھے

جو اہر مجددیہ میں ہے ﴿سیدنا امام ربانی قدس سرہ﴾ جس وقت
اذان سنتے اس کا جواب دیتے اور بوقت شہادۃ ثانیہ ﴿اشہد ان
محمد اور رسول اللہ﴾ تقبیل ابہا میں ﴿انگوٹھے چوم کر
آنکھوں پر لگاتے﴾ اور قرۃ عینی بک یا رسول اللہ
پڑھتے۔

﴿جو اہر مجددیہ - ص ۵۲، مصنفہ حضرت خواجہ حسین نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ﴾

(۱)

ای میرے عزیز غور کریہ امام ربانی کون ہیں یہ وہ ہیں جن
کے متعلق پانچ سو سال پہلے غوثوں کے غوث محبوب سجادی قطب

ربانی غوث اعظم جیلانی قدس سرہ نے بشارت دی تھی، ہوایوں کہ ایک دن سیدنا غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کسی جنگل میں مراقبہ کر رہے تھے کہ یکا یک ایک نور آسمان سے نمودار ہوا اس سے سارا جہاں منور ہو گیا اور الہام ہوا کہ آپ سے پانچ سو سال بعد جب کہ جہاں میں شرک و بدعت پھیل جائے گی اس وقت ایک بزرگ جو کہ وحید اامت ﴿یکتاء امت﴾ پیدا ہو گا وہ دنیا سے شرک و گمراہی کو ملیا میٹ کر دے گا، دینِ مصطفیٰ ﷺ کو نئے سرے سے تازگی بخشے گا اور اس کی صحبت کیمیا ہو گی، اس کے صاحبزادے اور خلفاء بارگاہ صدیت کے صدر نشین ہوں گے۔ یہ سن کر سیدنا غوث اعظم جیلانی بغدادی قدس سرہ نے اپنے خرقہ خاص کو اپنے کمالات ﴿نسبت قادریہ﴾ سے بھر پور کر کے اپنے صاحبزادے تاج الدین سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا اور فرمایا کہ جب اس بزرگ کا ظہور ہو یہ خرقہ ان کے حوالے کر دینا اس وقت سے وہ خرقہ خاص سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں یکے بعد دیگرے نصیحت کے

مطابق سپر زہوتا رہا حتیٰ کہ ۱۷۰۴ھ میں سیدنا غوث اعظم محبوب
سجافی قطب ربانی قدس سرہ کی اولاد پاک میں سے سیدنا سکندر
شاہ کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ اسے کیتھل سے اٹھا کر سر ہند شریف لائے
اس وقت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ مراقبہ میں تھے
تو اچانک حضرت شاہ سکندر کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے اوپر
ڈال دیا جس سے آپ نسبت قادریہ کے فیض سے بہت زیادہ
سرور ہوئے۔

﴿جو اہر مجددیہ - ص ۱۰﴾

(۲)

یہ وہ امام ربانی ہیں جن کے متعلق حضرت شیخ احمد جام رحمۃ
اللہ علیہ نے فرمایا تھا آج سے چار سو سال بعد میرا ایک ہم نام پیدا
ہوگا ﴿شیخ احمد جام کا نام بھی احمد تھا اور سیدنا امام ربانی کا نام بھی احمد
ہے﴾ ﴿رضی اللہ عنہما﴾ وہ میرے بعد میرے ہم ناموں سے افضل
ہوگا۔

﴿جو اہر مجددیہ - ص ۱۰﴾

(۳)

یہ وہ امام مجدد الف ثانی قدس سرہ ہیں جن کے متعلق حضرت
 شیخ احمد جام رحمہ اللہ نے صاحبزادے شیخ ظہور الدین رحمہ اللہ نے
 فرمایا ہے کہ میرے والد ماجد کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمیوں نے بیعت
 کی تھی تو میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا بڑے بڑے مشائخ
 کرام کے حالات کتابوں میں مرقوم ہیں لیکن آپ کے حالات
 سب سے ممتاز ہیں، یہ سن کر آپ نے فرمایا اب سے چار سو سال
 بعد ایک میرا ہم نام بزرگ پیدا ہو گا اس کے حالات مجھ سے
 بھی کہیں افضل ہوں گے۔

﴿جو اہر مجددیہ - ص ۱۰﴾

حضرت شیخ ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت شیخ احمد جام
 رحمۃ اللہ کا نذکورہ قول مبارک تحریر فرمایا ہے کہ شیخ احمد جام کا وصال
 نے ۲۰۰ھ میں ہوا اور حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کا ظہور نے ۲۰۰ھ
 میں ہوا جو کہ پورے چار سو سال بنتے ہیں لہذا ثابت ہوا کہ وہ

بزرگ جنکی بشارت دی گئی تھی وہ آپ ہی ہیں۔

﴿جو اہر مجددیہ۔ ص ۱۰﴾

(۲)

یہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وہ ہیں جن کے متعلق حضرت شیخ خلیل بد خشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ایک بزرگ جو کہ افضل ترین اولیاء امت سے ہوں گے ملک ہند میں پیدا ہونے والے ہیں میری ان کے ساتھ ملاقات نہ ہو سکے گی جس کا مجھے افسوس ہے پھر آپ نے ایک خط حضرت امام ربانی کے نام لکھ کر اپنے خلیفہ خواجہ عبدالرحمٰن بد خشی کے حوالے کیا اور وہ خلیفہ صاحب اس خط کو لے کر ۱۴۰۲ھ میں آئے اور حضرت امام ربانی قدس سرہ کی خدمت میں پیش کیا اس خط میں دعا کے لیے عرض داشت تھی، سیدنا امام ربانی نے وہ خط پڑھ کر دعا کی اور پھر فرمایا شیخ خلیل اللہ بد خشی کا مقام کبھار اولیاء امت میں نظر آتا ہے۔

﴿جو اہر مجددیہ۔ ص ۱۱﴾

(۵)

یہ وہ امام ربانی ہیں کہ جب الحادوبے دینی عروج پر پہنچ گئی تو لوگ حضرت سلیم چشتی اور حضرت شیخ نظام نارنولی اور حضرت شیخ عبداللہ سہروردی رحمہم اللہ کی خدمت میں اکبر پادشاہ کی بے دینی کی شکایات لے کر آتے تو یہ اولیاء امت توجہ باطنی کے بعد فرماتے صبر کرو عنقریب ایک امام وقت اور اسلام کا مجدد پیدا ہونے والا ہے وہ اس بے دینی اور گمراہی کو دفع کرے گا اور قیامت تک اس کا نور باقی رہے گا۔

﴿جو اہر مجدد یہ - ص ۱۱﴾

(۶)

یہ وہ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ ہیں جن کے متعلق جب آپ کے والد ماجد حضرت شیخ عبدالواحد (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے پیر و مرشد خواجہ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے تو حضرت خواجہ عبدالقدوس نے فرمایا کہ آپ

کی پیشانی میں ایک ولی برق کا نور جلوہ گر ہے اس نور سے مشرق و مغرب روشن ہوں گے اور بدعت و گمراہی مت جائے گی اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو اس کو دربارِ الٰہی میں وسیلہ بناؤں گا۔

﴿جو اہر مجددیہ۔ ص ۱۱﴾

(۷)

یہ وہ امام ربانی قدس سرہ ہیں کہ جس سال ۱۷۹ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی اس سال خان اعظم خاں کے دربار نجومی اکٹھتے ہوئے اور سب نے کہا تین دن سے ایک ستارہ طلوع ہو رہا ہے جس سے یہ نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں کہ کوئی مرد خدا پیدا ہو رہا ہے جو کہ اسلام کو تازگی بخشدے گا۔

﴿جو اہر مجددیہ۔ ص ۱۱﴾

یہ وہ امام ربانی مجدد الف ثانی ہیں کہ ان کی ولادت کے سال اراکین سلطنت نے کچھ خوابیں دیکھیں کہ سرہند سے ایک نور کا ظہور ہوا ہے انہوں نے یہ خوابیں شیخ کبیر الاولیاء کی خدمت میں

عرض کیں آپ نے فرمایا سرہند سے جونور کا ظہور دیکھا گیا ہے یہ
کسی ولی برق کی ولادت کی طرف اشارہ ہے۔

﴿جو اہر مجدد یہ - ص ۱۱﴾

(۹)

یہ وہ امام ربانی ہیں جن کے متعلق آپ کے والد ماجد رحمۃ اللہ
نے ایک دن مراقبہ کی حالت میں دیکھا کہ جہان میں تاریکی پھیلی
ہوئی ہے اور ریپھر، بندر، خزریہ، لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔
پھر یک دیکھا کہ ان کے اپنے سینے سے ایک نور نکلا جس سے
سارا جہان روشن ہو گیا اور اس نور نے سب درندوں ﴿خزریہ،
ریپھر وغیرہ﴾ کو جلا کر خاکستر کر دیا ہے پھر دیکھا کہ ایک نورانی تخت
ہے جس پر ایک ذیشان بزرگ جلوہ گر ہیں اور ان کے چاروں
طرف بہت سے نورانی بزرگ اور فرشتے با ادب کھڑے ہیں اور ان
کے سامنے طالبوں اور چابروں کو لا کر فتح کیا جا رہا ہے اور منادی ندا
کر رہا ہے:

قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهقا
آپ کے والد ماجد نے یہ واقعہ حضرت شاہ کمال کی بھلی رحمہ
اللہ جو کہ سید نا غوث اعظم جیلانی قدس سرہ کی اولاد امجاد میں سے
تھے عرض کیا آپ نے سن کر فرمایا آپ کے ہاں فرزند پیدا ہو گا جو
فضل اولیاء امت سے ہو گا اس کے نور سے شرک و بدعت کی گمراہی
دور ہو گی اور دین مصطفیٰ ﷺ کو روشنی اور فروغ حاصل ہو گا

﴿جواہر مجدد یہ۔ ص ۱۲﴾

عزیز من یہ مندرجہ بالا چند سطراں میں نے اس لیے لکھی ہیں
کہ اس پر غور کیا جائے اتنی بڑی ہستی جن کی بزرگی جن کے علم و فضل
کا چار دانگ عالم میں ڈنکانج رہا ہے جن کی بزرگی کی بڑے بڑے
ولیوں، قطبوں، غوثوں نے صد ہا سال پہلے بشارتیں دیں وہ اس
مبارک عمل (جس پر حصول جنت اور گناہوں سے بخشنش کی نوید ہے)
عمل پیرا رہے کیا وہ عمل بھی بدعت اور ناجائز ہو سکتا ہے کیا یہ لوگ جو
انٹ شدٹ باتیں بنایا کر اس مبارک عمل کو روکنے کی لا حاصل کوشش

کرتے ہیں وہ باتیں ان اکابر تک نہ پہنچیں کیا وہ ان پڑھتے،
 عزیز من جن کے دل محبت و عظمتِ مصطفیٰ ﷺ سے خالی ہیں وہ
 تو کسی قیمت پر نہیں مانیں گے لیکن تو تو اپنے دل کو صاف کر میرے
 عزیز اسی عمل سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر ایسے لوگوں کے دلوں
 میں رتی بھر بھی عشق رسول ﷺ ہوتا تو یہ ہرگز ہرگز انکار نہ کرتے
 بہر حال بطورِ بصیرت عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ایسے ہی لوگوں
 کے ساتھ میں جوں، محبت و دوستی رکھی تو قبر میں جان دو عالم ﷺ
 کو نہیں پہچان سکو گے، لہذا ابھی وقت ہے ہوشیار ہو، بیدار ہو اور ان
 اکابر اولیاء کا دامن تھام لے جنکی بزرگی اور علم و فضل سے جہان
 روشن ہے۔

ان ارید الا اصلاح ما استطعت وما تو فيقي
 الا با لله العلي العظيم.

اذان میں نام پاک سن کر انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر
لگانے سے الگے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت شیخ ابو طالبؑ کی رحمتہ اللہ علیہ نے قوت القلوب

میں فرمایا:

روایت کردہ ازاں بن عینیہ کہ حضرت پیغمبر ﷺ بمسجد درآمد

وابو بکر رضی اللہ عنہ ظفر ابہا میں چشم خود را مسح کردہ گفت قرة عینی بک

یا رسول اللہ۔ و چوں بلال رضی اللہ عنہ ازاں فرا غشی روئے نمود

حضرت رسول اللہ ﷺ فرمود کہ ابا بکر ہر کہ بگوید آنچہ تو گفتی

از روئے شوق بلقاء من و کند آنچہ تو کر دی خدائے در گذر کند

گناہاں ویرا آنچہ باشند نو و کہنہ خطاو عمد و نہماں و آشکارا در مضمرات

بریں وجہ تقل کردہ۔ ﴿حاشیہ تفسیر جلالیں۔ ص ۳۵۷﴾

یعنی ازاں بن عینیہ سے مروی ہے کہ جبیب خدا ﷺ ایک دن

مسجد میں تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کی
 اور جب اشہد ان محمد ا رسول اللہ کہا تو حضرت صدیق
 اکبر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے آنکھوں پر لگا کر پڑھا: قرۃ عینی
 بک یا رسول اللہ۔ اور جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے
 اذان ختم کی، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر جو کوئی یہ
 پڑھے جو تو نے پڑھا ہے از روئے شوق دیدار اور ایسے کر کے جیسے
 تو نے کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نئے پرانے پوشیدہ اور ظاہر گناہ نیز
 خطاوں میں سب معاف فرمادے گا۔

اللهم صل وسلام وبارك على النبي المختار
 سيد الابرار زين المرسلين الاخير و على آلہ
 واصحابه الابرار الى يوم القرار۔

زال بعد محشی نے فرمایا وقد اصحاب القہستاني فی

﴿حاشیہ جلالین - ص ۳۵۷﴾

القول باستحبابه

یعنی علامہ قہستانی نے بالکل درست فرمایا ہے کہ یہ عمل

منتخب ہے، پھر فرمایا: وَ كَفَانَا كَلَامُ الْأَمَامِ الْمَكِيِّ فِي

كتابه فانه قد شهد الشیخ السهروری فی العوارف

العارف بو فود علمه و کثرة حفظه و قوته حاله۔

﴿حاشیہ جلالین - ص ۳۵۷﴾

یعنی ہمارے لیے شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ عنہ کا قول مبارک
کافی ہے کیونکہ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروری قدس سرہ
نے عوارف العارف میں خواجہ ابو طالب مکی کے علم کے وافر ہونے
اور حال کی قوت اور مضبوط یاد اشت کی گواہی دی ہے۔

وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ

علی حبیبہ سید الانام و علی آله و اصحابہ اجمعین۔

نیز مجشی نے آخر میں فرمایا: وَ لَقَدْ فَصَلَنَا وَ اطَّبَنَا الْكَلَامُ لَا نَ

بعض النَّاسِ يَنَا زَعَفَ فِيهِ لَقْلَةُ عِلْمٍ۔

﴿حاشیہ جلالین - ص ۳۵۷﴾

یعنی ہم نے اس مسئلہ کو اس لیے تفصیل کے ساتھ مبارک کے

بیان کیا ہے کہ بعض کم علم لوگ اس مسئلہ میں جھگڑا کرتے ہیں۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آللہ

واصحابہ اجمعین۔

{تنبیہ}

تفسیر جلالیں کے مخشی نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں جو لوگ نزاع کرتے ہیں وہ کم علم ہیں، میں کہتا ہوں کہ وہ صرف کم علم ہی نہیں بلکہ وہ کم عقل بھی ہیں اور بد نصیب بھی ہیں، اور صرف میں ہی نہیں کہتا بلکہ مرزاع غالب بھی یہی کہہ گئے ہیں:

الفت کو احمقوں نے پرستش دیا قرار

یعنی ایمان والے ولیوں، نبیوں کے ساتھ خصوصاً حبیب خدا سید الانبیاء ﷺ کے ساتھ محبت والفت کرتے ہیں، تو احمق لوگ کہتے ہیں تم ان کی پوچا کرتے ہو لہذا شرک کرتے ہو۔ اسی وجہ سے وہ احمق کہلائے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔

﴿لطیفہ﴾

میرے عزیز دا کرٹ محمد آصف سلمہ نے ایک واقعہ بتایا اپنی آپ میں
 سنائی کہ میں ایک دن نماز کے لیے پچھری بازار کے باہر جو مسجد ہے
 اس میں نماز پڑھنے کے لیے گیا اور جب اذان ہوئی اور آقاۓ
 دو جہاں ﷺ کا نام نامی سناتو انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگایا اور
 درود شریف پڑھا اور نماز پڑھی پھر جب میں باہر نکلنے لگا تو ایک
 صاحب باریش جو کہ میرے انتظار میں بیٹھے تھے وہ بولے بھائی
 بات سن میں نے کہا فرمائیے وہ بولے یہ تو نے کیا کیا میں نے پوچھا
 کیا ہوا وہ بولے تو نے جو انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے تو نے
 شرک کیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپ کی شادی ہو چکی ہے انہوں
 نے کہا ہاں ہو چکی ہے میں نے کہا تو نے کبھی بیوی کا منہ چوما ہے وہ
 بولے اس کا کیا مطلب ہے میں نے کہا تجھے اپنی بیوی پیاری لگتی
 ہے تو اس کا منہ چوم لیتا ہے مجھے میرے آقا ﷺ کا نام پاک پیارا
 لگتا ہے میں وہ چوم لیتا ہوں نہ وہ فرض نہ یہ فرض۔

پھر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا تو میں نے کہا بس آپ مجھے قرآن
و حدیث سے ایک حوالہ دکھا دیں کہ اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا ہو کہ اذان میں نبی علیہ السلام کا نام سن کر
انگوٹھے مت چومو تو آج ہی توبہ کر لیتا ہوں اس پر وہ لا جواب ہو کر
خاموش ہو گیا اور چلتا بنا۔

﴿نوت﴾

میں کہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے سچ کہا کیونکہ قانون ہے عدم
ثبت ثبوت عدم نہیں ہوا کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔

﴿سوال﴾

آپ نے ایک مستحب عمل پر اتنا زور کیوں دیا ہے۔ آخریہ
کوئی فرض واجب تو نہیں ہے۔

﴿جواب﴾

بیشک اذان میں نام نامی اسم گرامی سن کر محبت کے ساتھ
انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگانا یہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت

موکدہ بلکہ یہ ایک مستحب عمل ہے لیکن یہ عمل صد ہا برکات کا حامل ہے اس میں محبت و عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا اظہار ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں ﷺ اور اسی عظمتِ حبیب ﷺ کی برکت سے جنت کا حصول ہے، اسی کی برکت سے صد سالہ گنہگار بخشے جاسکتے ہیں۔ لہذا اسی جذبہ کے تحت فقیر نے خیرخواہی کے طور پر اس مسئلہ کو تفصیل سے لکھا ہے تاکہ میرے آقارحمت دو عالم ﷺ کی امت اس پر عمل پیرا ہو کر شفاعت کی حقدار ہو کر ان کے رب کریم سے جنت حاصل کر سکے۔

وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بَعْزِيزٌ . وَاللَّهُ تَعَالَى الْمُوْفَقُ
وَنَعِمُ الْوَكِيلُ وَلَا حُولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
وَصَلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الْخَبِيبِ رَحْمَةً لِلْعُلَمَاءِ وَعَلَى آلِهِ
وَاصْحَابِهِ اجْمَعِينَ .

﴿وَاقِعَهُ﴾

فقیر ابو سعید غفرانہ ایک دن ایک کامل ولی جو کہ صاحبِ کشف

وکرامت ہیں جو کہ دل کے خطرات پر گفتگو فرماتے ہیں، فقیران کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے دورانِ گفتگو دو با تیں ارشاد فرمائیں، ایک یہ کہ جب تک انسان نبی کریم ﷺ کی محبت و عظمت دل میں نہ بٹھائے صرف اللہ اللہ کرنے سے پچھوئیں بننا اللہ تو سکھ بھی کرتے ہیں، یہودی، عیسائی بھی کرتے ہیں اس سے کچھوئیں ہوتا۔ دوسری بات یہ کہ دورانِ گفتگو رسول اکرم ﷺ کا نام پاک سن کر انگوٹھے چونے اور آنکھوں پر لگانے کا مسئلہ زیر بحث آیا آپ نے فرمایا جو مسلمان نام پاک سن کر انگوٹھے نہ چوئے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اسی بنا پر دوزخ بھیج دے یہ ارشاد سن کر میرے دل میں فوراً خیال آیا کہ یہ عمل نہ تو فرض ہے نہ واجب نہ سنت بلکہ یہ تو صرف مستحب اور باعث برکت ہے، اس کا ترک کرنا کفر تو نہیں کہ اس کے نہ کرنے سے دوزخ کا حقدار ہو، میرے دل میں یہ خیال آتے ہی آپ نے فرمایا یہ عمل ہے تو مستحب اس میں شک نہیں لیکن اگر چند مسلمان بیٹھے ہوں اور اذان میں

نامِ مصطفیٰ ﷺ سن کر باقی سب نے انگوٹھے چومنے مگر ان میں ایک شخص نے ایسا نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے دل میں نبی کریم ﷺ کا بعض ہے ورنہ وہ دوسروں کو دیکھ کر ہی یہ عمل کر لیتا اور بعض رسول کفر ہے اور کفر کی سزا یقیناً دوزخ ہے۔ ﴿اوَّلَ مَا قَالَ﴾ پس کرفقیر کا دل باغِ باغ ہو گیا کہ ایسی باری کیاں اولیاء کرام ہی بیان کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں ایمان اور عشق رسول مکرم رضوی مربوط کرے اور جب دل میں ایمان آجائے تو سارے شکوک و شبہات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔

جیسے کہ اکابر کا ارشاد ہے:

الا يَمَان يَقْطُعُ الْاعْتِرَاضُ وَالْانْكَارُ ظَاهِرٌ اُوْ بَا طَنَاً

یعنی ایمان ظاہر باطنی اعتراض و انکار کی جڑ کاٹ پھینکتا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

مختار دعاء فقیر ابو سعید محمد امین غفرلة ولوالديه ولا حبايه

﴿نوت﴾

سیدالکونین ﷺ کے نام پاک کی برکتیں کیا ہیں اس کے متعلق فقیر کی کتاب ”آبِ کوثر“ کا مطالعہ کریں اور اندازہ کریں کہ اس نام نامی اسم گرامی کے دامن میں کیسی کیسی دین و دنیا کی سعادتیں برکتیں رحمتیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں۔

والله تعالیٰ الموفق ونعم الو كيل نعم المولى
ونعم النصیر۔

﴿فواائد﴾

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ اور ارشادات عالیہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے:

﴿۱﴾ اذان میں نام پاک سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر لگانا یہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔

﴿۲﴾ رحمت والے نبی ﷺ نے اس عمل کو پسند فرمایا ہے۔

﴿۳﴾ اور ایمان والوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے۔

﴿۴﴾ اور اس پر عمل کرنے والے کو شفاعت کی نوید سنائی ہے اور یہ ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔

﴿۵﴾ ایسا کرنے والے کے نئے پرانے عمد و خطا، ظاہر، باطن گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿۶﴾ نامِ نامی اسمِ گرامی کی تعظیم کرنے والے کو حبیبِ خدا ﷺ جنت میں داخل فرمائیں گے۔

﴿۷﴾ ایسا کرنے والے کی آنکھیں نہیں دکھتیں۔

﴿۸﴾ اذان میں نام پاک سن کر درود پاک پڑھنا، انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانا بڑے بڑے جلیل القدر علماء فقہاء محدثین اور اولیاء کرام کے نزدیک جائز و مستحب اور باعثِ صد ها برکات ہے۔ مثلاً سید الفقہاء علامہ سید ابن عابدین صاحب رد المحتار فتاویٰ شامی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ ابو طالبؒ کی رحمۃ اللہ علیہ جن کے علم و ثقاہت حفظ کی شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے

تصدیق کی۔

اور حافظ الحدیث علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب شرح نقایہ و صاحب فتاویٰ صوفیہ و صاحب شرح قہستانی و صاحب کنز العباد اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے عمل کر کے ہر تصدیق ثابت کر دی۔

﴿تسبیہ﴾

اس مبارک اور مستحب فعل سے منع کرنے والے حضرات سے اپیل ہے کہ وہ ممانعت کا ایک قول دکھادیں یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ میرے حبیب کا نام سن کر انگوٹھے مت چومو یا خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو کہ میرا نام سن کر انگوٹھے نہ چومو، پس ایک قول دکھادیں اور اگر وہ ممانعت کا ایک قول بھی نہ دکھا سکیں اور ہرگز نہیں دکھا سکتے تو مندرجہ ذیل سوال کا جواب دیں۔

﴿سوال﴾

ممانعت کا ایک قول بھی نہ ہوا اور جواز کے دلائل کا انبار موجود ہو جو کہ کتاب ہدایت کے بتیں 32 صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اس کے باوجود یہی رٹ لگائے چانا کہ ہمیں تو کوئی ثبوت ملا ہی نہیں، کیا ایمان کا یہی تقاضا ہے؟ کیا محبت رسول اسی کو کہتے ہیں؟ نیز یہ بھی مسلم کہ عدم ثبوت عدم نہیں ہوتا پھر کس قانون سے منع کرتے ہیں۔ فاعتبر وَايَا اولى الابصار۔ ﴿فَقُلْرَأَبُوسَعِيدَ غَفَرَةَ﴾ زال بعد ہم ان حضرات کے اکابر کا نظریہ پیش کر رہے ہیں جو کہ اس مبارک اور با عشق صد ہا بركات عمل سے محروم ہیں جس عمل پر بخشش کی اور حصول جنت کی نوید ہے۔ پڑھئے اور عمل کر کے رب العالمین جل جلالہ سے جنت حاصل کیجئے۔

مولوی عبدالشکور دیوبندی لکھنؤی اپنی تصنیف "علم الفقه" کے صفحہ ۱۵۹ پر لکھتے ہیں اذان سننے والے کو مستحب ہے کہ پہلی مرتبہ

اشهد ان محمد ارسو ل اللہ سے تو یہ بھی کہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور حب وسری مرتبہ سے تو اپنے دونوں

ہاتھ کے انگوٹھوں کو آنکھ پر رکھ کر کہے
قرۃ عینی بک یا

رسول اللہ متعالیٰ بالسمع والبصر۔

﴿جامع الرموز، کنز العباد، علم الفقه - ص ۱۵۹ مطبع دارالاشاعت کراچی﴾

اور یہ کتاب مصدقہ ہے مفتی محمد شفیع عثمانی مفتی دارالعلوم
دیوبندی، مفتی صاحب موصوف نے اس کتاب علم الفقه کو مستند اور
معتبر قرار دیا ہے۔ جیسے کہ اسی کتاب کے صفحہ ۳ پر مفتی صاحب
موصوف کی تقریظ اعلان کر رہی ہے۔

نیز بعض دیوبندی علماء یہ تاثر دیتے ہیں کہ اس مسئلہ میں جو
روايات ہیں وہ پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتی۔ فقیر کہتا ہے یہ بات مولوی
عبدالشکور اور مفتی محمد شفیع دیوبندی سے پوچھیں کہ پایہ ثبوت تک
پہنچتی ہیں یا نہیں۔ الحاصل اب کسی ایسے شخص کو جو اپنے کو دیوبندی
کہلاتا ہے اس مبارک عمل سے انکار کی گنجائش نہیں ہے لیکن اگر دل
میں بغرض بھرا ہو تو اس کا کیا علاج۔ اللہم ارزقنا حبک و حب

من یحبک و حب عمل یقر بنا الی حبک۔

وَصَلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ الْحَبِيبِ
الْحَسِيبِ وَعَلَى الْهُوَاءِ وَاصْحَابِهِ اجْمَعِينَ۔

ناصحانہ اپیل

علماء دیوبند سے اپیل ہے کہ وہ گریبان میں منہڈاں کر
سوچیں پھر سوچیں کہ اذان میں حبیب خدا ﷺ کا نام نامی اسم
گرامی سن کر انگوٹھوں کو بوسہ دینے سے بدعت اور بے ثبوت اور غیر
مستند فعل کہہ کر رد کیا جاتا ہے جبکہ یہ مبارک فعل مستحب باعث برکت
اور اکابر اولیاء کرام مشائخ عظام اور علمائے کرام سے ثابت ہے اور یہ
مضمون اس کتاب کے ۲۳۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

ادھر یہ کہ ایک مولوی صاحب کی جوتی چونے سے بھی گناہ
بنخشنے ☆ جائیں اور نجات بھی مل جائے جیسے کہ مولوی عاشق الہی

☆ نجات توجیب ہی ہوگی جب گناہ بنخشنے جائیں گے ورنہ نجات کیسے؟

میرٹھی دیوبندی نے تذکرۃ الرشید میں لکھا ہے خلاصہ عالم جماعت

اہل اللہ یعنی زمرہ علماء گروہ اصفیا نے متفق اللفظ آپ ﴿مولوی

رشید گنگوہی ﴿ کی سر پرستی کو اپنے سروں کا تاج بنایا اور آپ کی نعلین

کو چونا اور آنکھوں پر لگانا ذریعہ نجات و سبب حصول برکات سمجھ لیا۔

﴿تذکرۃ الرشید ص ۳۱۹ جلد ۲﴾

تو آپ حضرات بتائیں کیا عشق رسول ﷺ کا یہی تقاضا

ہے کیا محبت مصطفیٰ ﷺ یہی ہے ادھر تو بیسیوں اقوال مبارکہ اور

اکابر کا عمل ہے لیکن جوتی چونے کے متعلق کسی بھی قول کی ضرورت

نہیں اس لیے سالہا سال سے کتاب تذکرۃ الرشید چھپ رہی ہے

کیا کسی کے قلم میں جنبش آئی کہ صرف جوتی چونے سے کیسے نجات

ہو سکتی ہے مگر ادھر پکھا اور ہے ادھر پکھا اور ہے۔

فَاعْتَبِرْ وَايَا اولى الابصار

﴿فَقِيرًا بْنُ سَعِيدٍ غَفْرَلَةَ كَيْ آپ بِنِي﴾

فقیر پر تقصیر کی نظر کمزور ہو گئی عینک لگوانا پڑی کئی سال تک عینک لگی رہی کہ بغیر عینک کے نہ پچھہ لکھا جاتا نہ پڑھا جاتا پھر جب یہ زیر نظر کتاب لکھی گئی اور اس پر عمل جاری رہا تو الحمد للہ رب العالمین کئی سال سے اُتر گئی ہے اور اب میں بغیر عینک کے ہی لکھنے پڑھنے کا کام کرتا رہتا ہوں باریک سے باریک کتاب بھی بغیر عینک کے پڑھ لیتا ہوں یہ ساری برکتیں اُس ذات وال اصفات کے نام نامی اسم گرامی کی تعظیم کی برکت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے

اللَّهُمَ صَلِّ وَسُلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ
الَّذِي أَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَعَلَيْ آلِهِ وَاصْحَابِهِ

اجمعین۔

فقیر ابو سعید غفرلة

کلمہ طیبہ کا مفہوم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كان لنا نهدى لولا ان
هداانا الله .

اما بعد! اگر کوئی غیر مسلم در یاؤں سمندروں میں نہایے بلکہ
سو سال بھی نہایا تار ہے وہ پاک نہیں ہو گا لیکن اگر وہ صدق دل سے
ایک بار بھی کلمہ طیبہ پڑھ لے تو وہ پاک ہو جائے گا یعنی پاک کرنے
والا کلمہ پڑھ لیا ہے۔ اللهم ارزقنا تکرارها بصدق النية
والاخلاص.

کلمہ طیبہ کے دو جز ہیں لا اله الا الله او ر محمد رسول
الله۔ اس کا پہلا جزو دعویٰ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود
عبادت کے لائق نہیں اور دوسرا جزو محمد رسول اللہ اس دعویٰ توحید کی
دلیل ہے۔

﴿سوال﴾

یہ کیسے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ دعوے کی دلیل ہے۔

﴿جواب﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: قد جاءك من ربكم
 بِكَمْ بِعْنَى إِلَيْهِ لَوْ كُو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے
 ایک بربان دلیل آئی ہے اور اس جگہ بربان دلیل سے
 مراد رسول اکرم رحمۃ العالیمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ
 ہے۔

نیز جب تک یہ دلیل رحمت کائنات ﷺ طاہر نہیں
 ہوئی تھی لوگوں نے کئی کئی معبد بنار کھے تھے اور وہ تقریباً سارے ہی
 اس شرک میں بنتا تھا اور جب یہ دلیل جلوہ گر ہوئی لوگ اپنے
 معبد ان باطلہ سے منہ موز کر ایک معبد برحق کے پرستار بنتے چلے
 گئے حتیٰ کہ اب روئے زمین کے ہر خطہ میں اس دلیل کی برکت سے
 اللہ وحده لا شریک کے ماننے والے موجود ہیں اور یہ دلیل ہے اس

ذاتِ والاصفات کے دلیل ہونے کی نیز مقولہ ہے آفتاب آمد دلیل
آفتاب جب دو پھر کے وقت سورج اپنی آب و تاب کے ساتھ
چمک دمک رہا ہو تو اس کو ثابت کرنے کے لیے کسی اور دلیل کی

ضرورت نہیں ہوتی۔ قد جاءك كم برهان من ربكم

اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ اس بے عیب دعوے لا الہ الا

الله کی دلیل محمد رسول الله ہے لہذا جب دعویٰ بے عیب
ہے دلیل کا بے عیب ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ جب دلیل ہی
عیب دار ہو گی تو دعویٰ ثابت نہیں ہو گا۔

اس کی مثال یوں سمجھئے جیسے زید نے بکر پر لاکھ روپے کا دعویٰ
دار کر دیا اور نجح صاحب مدعا (زید) سے پوچھیں لا و تمہارے
اس دعویٰ کے گواہ دلیل کہاں ہیں۔ یہ سن کر زید دو گواہ بطور
دلیل پیش کر دے نجح صاحب پوچھیں کہ تیرے یہ گواہ کیسے ہیں زید
کہے جناب یہ ہیں تو میرے اس دعویٰ کے گواہ مگر جھوٹ بہت
بولتے ہیں، یہ فراڈی بھی ہیں انہیں پتہ بھی کسی بات کا نہیں تو بتائیے

زید کا دعویٰ ثابت ہو سکے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ حج کہے گا جاؤ میاں
صاحب جا کر گھر بیٹھوایے گواہوں سے یہ دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا۔
ہاں اگر مدعا کہے جناب یہ گواہ سچے ہیں انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں
بولایہ یعنی چشم دید گواہ ہیں یہ فراڈ وغیرہ ہر عیب سے پاک ہیں
پھر مدعا علیہ کا وکیل جرح کر کے انہیں جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش
کرتا ہے۔ مگر وہ گواہ سچے اور سچے نکلے کہ کسی بھی مقام پر لغرض نہیں
کھائی۔ اب زید کا دعویٰ ثابت ہو جائے گا یوں ہی اس سب سے
اوپر سب اعلیٰ سب سے بالا سب سے والاسب سے اولیٰ دعویٰ

صلی اللہ علیہ وسلم
توحید لا اله الا الله کی دلیل ہے صلی اللہ علیہ وسلم محمد رسول الله ﷺ
اہذا اگر کوئی دعویٰ تو کرے لا اله الا الله اور دلیل کے متعلق کہے
ان کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ان کو تو کوئی اختیار ہی نہیں وغیرہ
وغیرہ تو ایسے کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکے گا اور اسے قیامت کے دن
کفر افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ اس کی وضاحت تمثیلاً
بیان کی جاتی ہے۔ شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات۔

تمثیل نمبر ا

ایک جماعت تبلیغ کے لیے کسی ایسے ملک میں جائے جہاں
اسلام کی روشنی نہیں پہنچی وہاں کے لوگ بتوں کی پوجا کرتے ہوں۔
جماعت والے اسلام کی دعوت دیں اور کہیں ان جھوٹے خداوں کی
پرستش چھوڑوا اور ایک معبود برحق کی پرستش کرو وہ پوچھیں یہ نظریہ کس
نے پیش کیا جماعت والے کہیں یہ اس نے پیش کیا ہے جن کا نام
محمد ﷺ ہے وہ لوگ سوال کریں محمد کی کیا حیثیت ہے؟ جواب میں
جماعت یوں کہے ہیں تو وہ اللہ کے رسول مگر ان کو تودیوار کے پچھے کا
بھی علم نہیں وہ کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی
چیز کا مختار نہیں وہ تو اپنے نواسوں کو نہ بچا سکے کسی کو کیا فائدہ دے
سکتے ہیں۔ ان کو تو اپنا بھی پتا نہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ
کیا ہو گا وغیرہ وغیرہ تو سینے پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ وہ اسلام کو قبول
کریں گے۔ ہرگز نہیں قبول کریں گے۔ اور ایسا ہوا بھی ہے۔ بھکی ضلع

گجرات میں سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا مناظرہ
 کٹھالہ کے ایک مولوی سے ہوا مولوی صاحب نے لوگوں کو مخاطب
 کر کے کہا لوگوں کی ہونمک ملتا ہے کھیوڑہ کی کان سے تو اگر کوئی نبی کی
 قبر پر جا کر کہے اے اللہ کے نبی مجھے نمک دے دو تو بھلا وہ نمک
 دے سکتے ہیں۔ یوں ہی گھاس ملتا ہے چراگاہ سے تو اگر کوئی مدینے
 جا کر کہے کہ اللہ کے نبی مجھے گھاس دے دو تو بھلا نبی گھاس دے سکتا
 ہے اور اس مناظرے میں سکھ بھی مناظرہ سننے کے لیے آئے ہوئے
 تھے اور جب مولوی صاحب اپنی جماعت کو لے کر واپس جائز ہے
 تھے راستہ میں ان سکھوں نے کہا مولوی جی جو تمہارا نبی نمک تک نہ
 دے سکے تمہیں گھاس نہ دے سکے اس کا کلمہ پڑھنے کا کیا فائدہ؟
 لہذا ہمارا مشورہ ہے کہ ایسے بے اختیار نبی کا کلمہ چھوڑ کر
 ہمارے گرو کا کلمہ پڑھلو۔ یہ واقعہ محترم صوفی اللہ رکھا صاحب نے
 بیان کیا جو کہ نفس نفس اس مناظرہ میں موجود تھے۔
 اور اگر کوئی دوسری روحانی جماعت کسی ایسے ملک پہنچے

جہاں اسلام کی کرنیں نہیں چمکیں اور وہ روحانی جماعت ان لوگوں کو اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی دعوت دے اور وہ لوگ پوچھیں یہ نظریہ کس نے پیش کیا ہے؟ روحانی جماعت والے کہیں یہ نظریہ اس ہستی نے پیش کیا ہے جس کا نام نامی محمد ہے وہ لوگ سوال کریں ان کی کیا حیثیت ہے اس پر روحانی جماعت والے کہیں وہ وہ ہیں کہ انگلی کا اشارہ کریں چاند دلخت ہو جائے ہاتھ اٹھائیں تو ڈوبا ہوا سورج واپس آجائے ان کا پیغام پہنچ تو درخت چل کر حاضر ہو جائیں وہ اپنا ہاتھ پیالہ میں رکھیں تو پانی کے چشمے جاری ہو جائیں ان کا اشارہ ہو جائے تو جانور باؤ از بلندان کے سچے رسول ہونے کی گواہی دیں اور جب قیامت کا دن ہو گا تو ان کی شفاعت سے ساری مخلوق کو عذاب الہی سے چھوڑ کارامل جائے گا۔

نال شفاعت سرور عالم چھوٹی عالم سارا ہو!

ایسی باتیں سن کر یقیناً وہ غور کریں گے کہ ہمارے جھوٹے خدا تو مکھی بھی نہیں ہٹا سکتے لہذا کیوں نہ اس نظریہ کو قبول کر لیا

جائے۔ پہلی جماعت کا دعویٰ کیوں نہ ثابت ہو سکا اس لیے کہ انہوں نے اس دعویٰ تو حید کی دلیل کو عجیب دار ثابت کیا ہے اور دوسری روحانی جماعت کے دعویٰ تو حید کو کیوں پذیرائی ہوئی اس لیے کہ انہوں نے دعویٰ تو حید کی دلیل کو بے عجیب سچا اور سچا ثابت کر دکھایا۔

اللهم صل و سلم و بارک علی حبیک

سید العالمین و علی الہ واصحابہ اجمعین ۔



پانچ آدمی اکٹھے سفر پر روانہ ہوئے ان میں سے ایک ہندو ایک یہودی ایک عیسائی اور دو مسلمان تھے دورانِ سفر آپس میں گفتگو شروع ہو گئی۔ ہندو بولا دیکھو بھئی ہمارے ہنومان کی طاقت کہ اس نے چودہ من کی کمان کو اتنے زور سے کھینچا کہ کمان کے دو ٹکڑے ہو گئے کوئی ایسا ہے تو لا و بعد میں یہودی بولا دیکھو بھئی میرے نبی موسیٰ علیہ السلام کی شان کہ پتھر پر نیزہ مارا تو پتھر سے

چشمے پانی کے جاری ہو گئے پھر عیسائی بولا دیکھو بھئی میرے نبی کی
شان کہ انہوں کے مردے زندہ کر دیئے اگر ہے کسی میں ایسی
طاقت تو وہ پیش کرے۔ بعد میں ایک مسلمان جس کا دل محبت
مصطفیٰ ﷺ سے خالی تھا۔ وہ بولا بھائی میرے نبی کو تو دیوار کے
پچھے کا علم نہیں تھا۔ وہ تو بالکل بے اختیار تھے۔ رسول کے چاہنے
سے کچھ نہیں ہوتا اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔
وہ تو اپنے نواسوں کو نہیں بچا سکے کسی کو کیا فائدہ دے سکتے ہیں ان کو
اپنا پستہ نہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے وغیرہ
وغیرہ۔ یہ سن کروہ مسلمان بولا جو ایماندار تھا۔ ارے بد بخت تو کیا
جانے میرے نبی کی شان کو آؤ مجھ سے پوچھووارے ہندوا اگر
تیرے ہنومان نے کمان کے دوٹکڑے کر دیئے تو یہ کون سی بہادری
ہے میرے نبی نے تو چاند کے دوٹکڑے کر کے دکھادیئے لہذا اگر کسی
میں ایسی طاقت ہے تو پیش کرو۔
ارے یہودی تیرے نبی نے پھر وہ سے چشمے جاری کر

دیئے، میں اس کو مانتا ہوں لیکن چشمے تو پھر وہ سے ہی نکلا کرتے
ہیں میرے نبی نے تو انگلیوں سے چشمے جاری کر دیئے اور اگر ہے
کوئی مقابلہ کا تو پیش کرو۔

ارے عیسائی تیرے نبی نے مردوں کو زندہ کیا میں یہ مانتا ہوں
مگر مردہ وہ ہوتا ہے جس میں پہلے جان رہ چکی ہو میرے نبی نے
پھر وہ سے کلمے پڑھوا لئے ہیں اگر کسی میں طاقت ہے تو پیش کرو۔
اور پھر قیامت کے دن سارے نبی کیا موسیٰ علیہ السلام اور
کیا عیسیٰ علیہ السلام بلکہ آدم علیہ السلام تا عیسیٰ علیہ السلام سارے
کے سارے میرے نبی کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میرے
ہی نبی کی شفاعت سے ساری مخلوق کو چھٹکارا ملے گا اگر کوئی ہے
مقابلے کا تولا و۔

اے میرے عزیزان دونوں تمثیلوں پر غور کر۔
آخر میں قارئین کرام سے اپیل ہے کہ آپ سوچیں آپ
دونوں میں سے کس مسلمان کے پیچھے چلنا چاہتے ہیں؟ ابھی وقت

ہے سوچیں پھر سوچیں اور فیصلہ کریں اس سے قبل کہ موت کا فرشتہ
آدبو پھر سوائے حضرت کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔
حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

و لا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظیم
و صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی الہ
واصحابہ اجمعین۔



فقیر ابوسعید محمد امین غفرانہ ولوالدینہ ولاحبابہ
محمد پورہ فیصل آباد

فرمودات

حضرور فقیر عصر زید اقبالہ

- (1) تیرے سب سے بڑے دشمن تیرنے والے دوست ہیں لہذا اُردو کے پاس نہ بیٹھو بلکہ نیکوں کے ساتھ دوستی اور حمایت نہیں رکھو۔
- (2) تمام عبادتوں کی جڑ اور تمام بھلائیوں کا مجموعہ علم دین پڑھنا پھر اس پر عمل کرنا پھر دوسروں کو پڑھانا ہے۔
- (3) اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس کا اعلان حتاجوں اور مسکینوں کو خوش کرنا ہے۔
- (4) عقل مندہ وہ ہے جو مرنے سے قبل (قبر و آخرت) کیلئے تیاری کرے۔
- (5) جو شخص ہر اچھے رہے کے ساتھ میل میلا پڑ کے اس کا دین خراب ہو جاتا ہے۔
- (6) اگر کوئی بزرگ فوت ہو جائے تو اس کے بال بچوں (اہل خانہ) کا بھی ادب کرے۔
- (7) دین کی تابعداری کو اپناو خواہ سارا جہاں ناراضی ہو جائے۔
- (8) جو شخص رات کے پہلے حصہ میں جاگے اور آخری حصہ میں سور ہے وہ بڑا بد قسمت ہے۔
- (9) حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرو اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔
- (10) ہو سکے تو کسی کا بھلا کرورنہ بلا وجہہ شرعی کسی کا دل نہ دکھاؤ۔ خیر الناس من يبغى الناس
- (11) سب وظیفوں سے بڑھ کر وظیفہ درود پاک ہے۔
- (12) ہمیشہ حق بولو جھوٹ نہ بولو۔



(13) صحت اور تند رسی کو غنیمت جانو۔

(14) جب کوئی مصیبت آجائے تو بزرگانِ دین خصوصاً شہید کر بلا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکلیفوں کو یاد کرو، مصیبت ہلکی ہو جائے گی۔

(15) ہمیشہ آخرت کو دنیا پر رجح دو کیونکہ کافرا اور دنیا دار دنیا کو آخرت پر رجح دیتے ہیں۔

(16) رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کو سب محبتوں اور عظمتوں پر رجح دو اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں ایمان نقش کر دے گا۔

(17) جس کا عقیدہ اہل سنت و جماعت یعنی ولیوں کی جماعت کے خلاف ہو۔ اس کی ہزار سالہ عبادت کو مجھر کے پردے کے برابر بھی نہ جانو۔

(18) عورت پر سب سے براحت خاوند کا ہے۔

نصائح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلَیْهِ رَسُولِهِ الْکَرِیمِ وَعَلَیْیِ اَلْهَدِ وَاصْحَابِہِ اَجْمَعِینَ۔

(1) تواضع و انگساری کو وظیرہ بنالتو مقام درویشی عطا ہوگا۔

(2) ہر کسی کو اپنے سے بہتر جانو تو تم سب سے بہتر ہو جاؤ گے۔

(3) علم و علماء کا ادب کرو اس سے روحانی ترقی نصیب ہوگی۔

(4) دنیا اور دنیاداروں سے بے نیاز ہو کیونکہ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔

(5) وہ کتنا بد نصیب انسان ہے جس کے دل میں جانداروں پر حرم کرنے کی عادت نہیں۔

(6) نیک سے نیک کی صحت بہتر ہے اور برائی سے برائی کی صحت بدتر ہے۔

(7) ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو۔ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسِيبٌ،

(8) چغلی اور غیبت سے بچو جتنی بن جاؤ گے۔

(9) اگر کوئی تکلیف آجائے تو بے صبر نہ بنو ورنہ معمولی تکلیف پھاڑ بن جائے گی۔

(10) رسول خدا سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے ادبوں اور گستاخوں کے ساتھ عداوت رکھنا اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا بہترین ذریعہ ہے۔

والسلام

فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہ، والوالدیہ

محمد پورہ فیصل آباد

اعلان

مندرجہ ذیل کتب بی، ہی ناول سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مظبوط کریں۔

کتابیں دستی حاصل کریں۔

دوزخ سے بچنے
کا آسان طریقہ

مقامِ مصطفیٰ

آب کوثر

نظر بد

جماعت رسول

جنتی گروہ

اہم پیغام

عذاب الہی کے محکمات

شرف امت

شفاعت

عطاء حق

توحید و فرقہ بندی

عظمت نام مصطفیٰ

عورت کا مقام

سیدہ آمنہ طاہرہ

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اسلام میں
شراب کی حیثیت

مسیلا و سید مریمین

فتاویٰ یار رسول

مفت ملنے کا پتہ

سینڈ فلور، بی سی ناول 54 جناح کالونی فیصل آباد
مفت حاصل کی جا سکتی ہیں۔ فون 2602292

تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنشن)